A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want:	Your money should be spent on making Muslims into Apostates?
Certainly your answer will be:	No.
But you are!	Unintentionally, unknowingly.
How:	In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.
Do you know:	A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.
What work this Centre does:	It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.
Alas:	Your money is used against your very Deen and you are unaware.
Realise:	You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۱۱ ● بتاریخ ۵ ربیع الاول تا ۱۱ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ ● بمطابق ۱۲ اگست تا ۱۸ اگست ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ———— ۴
۲۔ اداریہ ———— ۵
۳۔ بلغ العلیٰ بکمالہ ———— ۷
۴۔ داڑھی کی شرعی حیثیت ———— ۱۰
۵۔ فضائل جہاد ———— ۱۲
۶۔ یحییٰ بختیار کے انکشافات ———— ۱۳
۷۔ زمین کے ممکنہ خدوخال ———— ۱۵
۸۔ اخبار ختم نبوت ———— ۱۷
۹۔ طب و صحت۔ پاپیتہ ———— ۲۲
۱۰۔ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم ———— ۲۳
۱۱۔ قادیانی قاعدہ ———— ۲۵

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر

حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

کمپوزنگ

خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ

سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ

امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۰۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۳۰۳ پیرزادہ لائن کراچی

فیضان مدینہ ہے یہ فیضان مدینہ

از۔ مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ

ساحل سے لگے گا کبھی میرا بھی سفینہ
دیکھیں گے کبھی شوق سے مکہ و مدینہ

مومن جو فدا نقش قدم پاک نبی ﷺ ہو
ہو زیر قدم آج بھی عالم کا خزینہ

گر سنت نبوی ﷺ کی کرے پیروی امت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

یہ دولت ایماں جو ملی سارے جہاں کو
فیضان مدینہ ہے یہ فیضان مدینہ

جو قلب پریشاں تھا سدا رنج و الم سے
فیضان نبوت سے ملا اس کو سکینہ

جو درد محبت کا ودیعت تھا ازل سے
مومن پہ ہوا کشف وہ مدفون خزینہ

اے ختم رسل ﷺ کتنے بشر آپ کے صدقے
ہر شر سے ہوئے پاک بنے مثل نگینہ

خالی جو ہے انوار محبت کی رمق سے
اک آگ کا دریا سا لگے ہے وہی سینہ

صدقے میں ترے ہوگیا وہ رہبر امت
جو کفر کی ظلمت سے تھا اک عبد کمینہ

اے صل علیٰ آپ کا فیضان رسالت
جو مثل حجر تھا وہ ہوا رشک نگینہ

جو ڈوبنے والا تھا ضلالت کے بھنور میں
اب رہبر امت ہے وہ گمراہ سفینہ

جو کفر کے ظلمات سے تھا ننگ خلائق
ہے نور ولایت سے منور وہی سینہ

اختر کی زباں اور شرف نعت محمد ﷺ
اللہ کا احسان ہے بے خون و پسینہ

پنجاب کے علاقہ تھل اور سندھ کے علاقہ تھر پہ قادیانیوں کی نظریں

سب جانتے ہیں کہ سندھ میں متعدد علیحدگی پسند تنظیمیں موجود ہیں جن کے ساتھ قادیانیوں کے گہرے روابط ہیں

ہم نے گزشتہ شمارہ میں "قادیانیوں کے زیر زمین خطرناک منصوبے" کے عنوان سے تحریر کردہ اداریے میں بتایا تھا کہ اب قادیانیوں نے ہر طرف سے مایوس و بددل ہو کر پنجاب کے علاقہ تھل اور صوبہ سندھ کے علاقہ تھر کی طرف اپنی تمام تر توجہ مرکوز کر دی ہے۔ جب مرزا رفیع احمد نے اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ کے قریب وسیع خطہ اراضی خرید کر کالونی بنانا شروع کی تو اس وقت ہم نے لکھا تھا کہ یہ زمین کی خریداری ایک وسیع تر قادیانی مملکت کے قیام کا ایک حصہ ہے۔ اس ضمن میں ہم نے بتایا تھا کہ ربوہ سے جو سڑک ساہیوال ضلع سرگودھا کی طرف آتی ہے اس سڑک کے اطراف میں قادیانی جماعت نے زمینیں خریدنا شروع کر دی ہیں اور کالونیاں بھی بننے لگی ہیں' بعض بن چکی ہیں۔ ساہیوال کے ساتھ دریائے جہلم لگتا ہے' جس پر شاہ پور کے نزدیک پل ہے' جس کے ساتھ ہی خوشاب شہر واقع ہے' اس شہر سے ۴۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک بہت بڑا ایٹمی پراجیکٹ زیر تکمیل ہے۔ جس کے نزدیک پہلے ہی قادیانی آباد تھے لیکن اب سنا ہے کہ وہاں قادیانیوں نے مزید زمینوں کی خریداری شروع کر دی ہے (وہاں قادیانیوں کا رہائش اختیار کرنے کا ایک مقصد اس ایٹمی پراجیکٹ کے خلاف جاسوسی بھی ہو سکتا ہے جیسے ۱۹۶۵ء کی پاک و ہند جنگ کے موقع پر ربوہ سے جاسوسی بھی کی گئی اور بلیک آؤٹ کی خلاف ورزی کر کے ہندوستانی جہازوں کو سرگودھا کے ہوائی اڈے کے لئے راہنمائی بھی کی گئی) ربوہ سے ساہیوال روڈ پر زمینوں کی خریداری' ایٹمی پراجیکٹ کے ارد گرد ان کا آباد ہونا پھر اٹھارہ ہزاری کے نزدیک رفیع اسٹیٹ کا قیام' یہ سب اسرائیل کی طرز پر پاکستان کے عین وسط میں قادیانی مملکت بنانے کی طرف ایک پیش قدمی ہی کہی جا سکتی ہے۔

قادیانی مملکت بنانے کے لئے ان کی نظریں دوسری طرف صوبہ سندھ کے علاقہ تھر پر لگی ہوئی ہیں۔ یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ صوبہ سندھ میں متعدد علیحدگی پسند تنظیمیں موجود ہیں' جن کے ساتھ قادیانیوں کے گہرے روابط ہیں۔ یہاں ہزاروں کی تعداد میں ہندو آباد ہیں' اس لئے سرحد پار بھی ان کے تعلقات و روابط ہیں' اس طرح ان کے تعلقات ہندوستانی حکومت سے بھی ہیں اور انہیں امید ہے کہ علاقہ تھر میں قادیانی مملکت کے قیام میں ہندوستانی حکومت اہم رول ادا کرے گی۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں نے۔

○... علاقہ تھر میں زمینوں کی خریداری شروع کر دی ہے' مٹھی کے قریب انہوں نے ۲۱ ایکڑ کا ایک پلاٹ خریدا ہے۔

○... کنری اور اس کے آس پاس انگریزی کی عنایت کردہ ہزاروں ایکڑ زمین موجود ہے' جہاں قادیانی سرکردہ راہنماؤں کے نام سے ڈیڑھ درجن سے زائد اسٹیٹس قائم ہیں۔

○... ان قادیانی اسٹیٹس میں غیر قانونی اسلحے کا بہت بڑا ذخیرہ ہے' یہیں سے اندرون سندھ بدامنی' دہشت گردی' ڈاکہ زنی اور تخریب کاری کے لئے اسلحہ فراہم کیا جاتا ہے۔ کراچی میں اس وقت فرقہ واریت کے نام سے قتل و غارت گری کے جو واقعات رونما ہو رہے ہیں' اس کے لئے اسلحہ بھی قادیانی فراہم کرتے ہیں جبکہ قادیانی کمانڈوز بھی سرگرم عمل ہیں۔

○... بعض مقامات سے یہ اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں کہ جہاں جہاں قادیانی آباد ہیں وہاں پر موجود غیر آباد سرکاری زمینوں پر بھی قادیانیوں نے قبضہ کر لیا اور مکانات تعمیر کر کے رہائش اختیار کر لی ہے۔

○... مٹھی کے قریب ۲۱ ایکڑ جو زمین خرید کی ہے اس پر "المہدی" کے نام سے اسپتال تعمیر کر لیا ہے' جہاں علاج کم اور قادیانیت کی تبلیغ زیادہ کی جاتی ہے۔ اسپتال پر تین کروڑ لاگت آئی ہے' جس کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ رقم ہندوستان سے آئی ہے۔

○... ربوہ سے وفود پہنچ رہے ہیں' نوجوان لڑکیوں کی ٹیم بھی ربوہ سے آرہی ہیں' جو سادہ لوح نوجوانوں کو اپنے جال میں پھانستی ہیں۔

○۔ مذکورہ اسپتال کے ساتھ ہی "سماعت گاہ" کے نام سے ایک عمارت تعمیر کی گئی ہے' جہاں سادہ لوح مسلمان نوجوانوں کو مرزا طاہر کی تقریر ڈش انٹینا کے ذریعے سنائی جاتی ہے اور وہیں مرزائی لڑکیوں سے ان کا میل ملاپ کرایا جاتا ہے۔

○۔ سندھی زبان میں تحریف شدہ قرآن' سندھی لٹریچر شائع کرنے اور سندھی رسائل و اخبار نکالنے کے لئے آفسیٹ پریس لگایا جارہا ہے۔

○... قادیانی بنانے کے لئے ان کا نشانہ وہ لوگ ہیں جو جھونپڑیوں میں آباد ہیں اور ان کے پاس اپنے مکان نہیں۔ اس سلسلہ میں ایک کالونی تعمیر کی جارہی ہے' جس میں بے گھر قادیانی بننے والوں کو آباد کیا جائے گا۔

○... ٹی وی اسٹیشن کا قیام اور ڈش انٹینا تقسیم کیا جارہا ہے۔ پاکستان ٹیلی ویژن کی نشریات جام کی جارہی ہیں۔

قادیانیوں کی علاقہ تھر میں اتنی دلچسپی اور دھڑا دھڑ زمینوں کی خرید' خالی سرکاری زمینوں پر قبضہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سندھ کو تقسیم کر کے پورے علاقہ تھر کو مرزائیل بنانا چاہتے ہیں' جس طرف حکومت کی کوئی توجہ نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں قادیانی اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے' تاہم پاکستان کے خلاف سازش گاہیں ضرور قائم ہو جائیں گی۔ اگر قادیانی مرزائیل کے قیام میں کامیاب نہ ہو سکے تو پھر ان کی اگلی منزل پاکستان کو توڑنا اور اکھنڈ بھارت بنانا ہوگی' جس کے لئے کوششیں پہلے سے جاری ہیں۔

وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کا قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبد السلام کے نام جلد صحت یابی کا دعائیہ خط اور ماہنامہ "مناقب" بھکر کا اداریہ

اللہ تعالیٰ نے جس آدمی کو ذرا بھی سمجھ اور بصیرت عطا فرمائی ہے' وہ جانتا ہے کہ مرزائی لوگ اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ پاکستان بنے آدھی صدی ہونے کو ہے' مرزائیوں نے اس پوری مدت میں پاکستان کے استحکام کی کبھی نہیں سوچی' ہمیشہ اسے ختم کرنے اور نقصان پہنچانے کی ہی سازشیں کی ہیں۔ جب ملک کی قومی اسمبلی نے مرزائیوں کے غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کیا تو مرزائیوں کا غیظ و غضب اور بڑھا۔ ان کے بنیادی عقائد و نظریات کو دیکھا جائے اور انہوں نے ملک کے خلاف جو کچھ کیا اور جو کچھ کہا' اس پر نظر کی جائے تو ان کے اسلام اور پاکستان کے دشمن ہونے میں ذرا بھی شک نہیں ہو سکتا۔ معروف مرزائی سائنس دان ڈاکٹر عبد السلام تو قومی اسمبلی کے اس فیصلے سے اتنے خفا ہوئے کہ پاکستان کی سکونت بھی ترک کر دی اور پاکستان کے متعلق "لعنت" جیسے کریہہ اور قبیح الفاظ بھی استعمال کئے۔ ڈاکٹر عبد السلام اور مرزائیوں کے دوسرے بڑوں نے مغربی ممالک میں ڈیرے ڈال رکھے ہیں اور وہ اپنے اثرات اور صلاحیتیں اسلام اور پاکستان کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ تعجب ہے کہ ایسے لوگوں کے متعلق بھی ہمارے حکمران دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں اور ان سے ہمدردی کا اظہار کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ حال ہی میں اخبار میں آیا کہ۔

"وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اٹلی میں مقیم نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر عبد السلام کی علالت پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے جلد صحت یابی کی دعا کی ہے۔ ڈاکٹر عبد السلام کے نام ایک خط میں وزیر اعظم نے انہیں ہر قسم کی ممکنہ مدد کی پیش کش کی ہے۔" (روزنامہ جنگ لاہور ۸ر جولائی ۱۹۹۴ء)

اسی اخبار میں وزیر اعظم کا بیان ہے کہ۔

"ہم اس بات پر مکمل یقین رکھتے ہیں کہ عالمی امن اور تحفظ و سلامتی کے مقاصد ایٹمی ممالک کی تعداد میں اضافے سے نہیں بلکہ ایٹمی ہتھیار ختم کر کے ہی حاصل کئے جاسکتے ہیں...... نام نہاد "اسلامی بم" کا "ہوا" ہمارے مخالفین نے کھڑا کر رکھا ہے جو پاکستان کو عالمی برادری میں تنہا کر کے اس کے مفادات کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔"

وزیر اعظم نے اس پر نہیں سوچا کہ اس ہوا کے کھڑے کرنے والوں میں کون لوگ شامل ہیں۔ ڈاکٹر عبد السلام کا اس میں کیا کردار ہے؟ کوئی پانچ سال پہلے نوائے وقت نے زاہد ملک کی تحریر شائع کی تھی جس میں ایک سینئر سفارت کار کا بیان کیا ہوا واقعہ نقل کیا تھا۔ اس کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ امریکی سی آئی اے کو پاکستان کے اسلامی بم کا ماڈل کس نے فراہم کیا تھا اور کس نے یقین دہانی کرائی تھی کہ پاکستان اسلامی بم بنا چکا ہے یا بنا رہا ہے۔ جو شخص پاکستان کی مخالفت اور توہین کرتا ہے' اس کے لئے وزیر اعظم کی طرف سے ہمدردی کا اظہار اور مدد کی پیشکش افسوسناک ہے۔ وزیر اعظم کے ایسے خط سے سادہ لوح عوام ڈاکٹر عبد السلام کو ملک کا ہمدرد اور دوست خیال کریں گے' جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ وزیر اعظم کو کسی شخصیت کے بارے میں سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہئے اور اس کے دور رس نتائج کو سامنے رکھنا چاہئے۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

محمد اقبال حیدر آباد

نازاں ہے جس پہ حسن وہ حسن رسول ﷺ ہے
یہ کہکشاں تو آپ ﷺ کے قدموں کی دھول ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

"میں نے سید دو عالم ﷺ سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسا کہ سورج آپ ﷺ کے چہرۂ انور میں چل رہا ہو۔
((مشکوٰۃ))

آپ ﷺ کی صورت آپ ﷺ کی سیرت کی طرح جمیل و جلیل اور دلکش نظر افروز تھی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے انبیاء صورت اور سیرت دونوں لحاظ سے حسین تھے۔ چنانچہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی مبعوث کیا وہ خوبصورت اور اس کی آواز حسین تھی یہاں تک کہ تمہارے نبی ﷺ کو بھی حسن صورت اور حسن آواز دے کر مبعوث کیا۔ آپ ﷺ بہت زیادہ خوبصورت تھے اور اگلوں اور پچھلوں میں آپ ﷺ کی مانند خوبصورت کوئی بھی نہ تھا۔

ورقہ بن نوفل نے جو ام المومنین حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے چچیرے بھائی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثنا کا اس طرح بیان کئے ہیں۔

"اس کا چہرہ چاند سا' پیشانی روشن' آنکھیں سیاہ' اس کی خوشبو مشک سے زیادہ معطر اور اس کی بات شیریں ہے۔ جب وہ چلتا ہے تو یوں لگتا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند متحرک ہو اور ابر رحمت برس رہا ہو وہ پیکر حسن اور عالی نسب ہے و حسن سیرت میں دنیا بھر میں بہترین اور اخلاق حسنہ کا مرکب ہے۔ جب وہ چلتا ہے تو اس کے لٹکے ہوئے بالوں سے سیاہی ٹپک ٹپک پڑتی ہے۔ اس کے رخسار گلاب کی کلی سے زیادہ شاداب ہیں اور اس کی خوشبو خالص مشک سے زیادہ معطر اور اس کی باتیں شہد و شکر سے زیادہ شیریں ہیں۔

سید المرسلین ﷺ صاحب جمال و جلال تھے۔ آپ ﷺ کے جلال شخصیت سے اغیار مرعوب ہو جاتے لیکن اپنوں کو آپ ﷺ پیکر جمال دکھائی دیتے تھے اور ان کے دل گرویدہ ہو جاتے۔ جمال و جلال حسن ہی کے دو مظاہر یا صفات ہیں۔ آپ ﷺ کا جلال مانند آفتاب اور جمال چاند صفت تھا چنانچہ یہی وجہ ہے کہ کسی راوی نے آپ ﷺ کے روئے مبارک کو آفتاب سے تشبیہ دی ہے تو کسی نے چاند سے حضرت ابو عبیدہ بن محمد بن عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت مسعود رضی اللہ عنہا بن عفراء سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کریں۔ انہوں نے کہا۔

"بیٹا! اگر تو آپ ﷺ کو دیکھتا تو تجھے یوں دکھائی دیتا جیسے آفتاب نکلا ہوا ہے (یعنی آپ ﷺ کا چہرہ سورج کی طرح منور و پر جلال تھا۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو چاند رات میں دیکھا۔ میں کبھی آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی چاند کی طرف۔ آپ ﷺ اس وقت سرخ لباس پہنے ہوئے تھے۔ میرے نزدیک آپ ﷺ چاند سے زیادہ حسین تھے۔"
(مشکوٰۃ شریف)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک کھل اٹھتا اور یوں لگتا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت فرماتی ہے کہ آپ ﷺ کے اوصاف بیان کرنے والوں میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ نہ دیتا ہو۔

اعلان نبوت سے پہلے بھی چہرۂ اقدس اس قدر منور اور بابرکت تھا کہ دربار خداوندی میں دعا کرتے ہوئے آپ ﷺ کے چہرۂ انور کا توسل پیش کیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے سید دو عالم ﷺ کی نعت میں یہ کہا ہے۔

ترجمہ۔ "آپ کے سفید اور منور چہرہ کے توسل سے بادل سے پانی مانگا جاتا ہے اور آپ کہ یتیموں کو کھانا کھلانے والے بیواؤں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کاروان تجارت کے ساتھ شام جانے لگے۔ آپ ﷺ کا سن مبارک چوبیس کے لگ بھگ تھا۔ اہل مکہ قافلے کے الوداع کہنے کے لئے میدان میں جمع تھے۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس نے فی البدیہہ شعر کہے۔ ان میں دو شعروں کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

اے آفتاب اور بدر کو اپنے جمال و جلال سے شرمندہ کرنے والے!
تو جب مسکراتا ہے تو برق سی لہرا جاتی ہے

ہم نے تجھ سے بہت سے معجزات دیکھے ہیں
اے سردار! تیرا ذکر بیماروں کو شفا دیتا ہے

غیر مسلموں کی نظر میں جب انہوں نے حقیقت معلوم کرنے کے لئے صدق دل سے دیکھا تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر گرویدہ ہوگئے کہ اپنی ساری ہستی کو مٹا کر آپ ﷺ کی غلامی کا شرف حاصل کیا۔ مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے یہودیوں کی غالب اکثریت تھی اور تمام معاشی امور پر ان کا تسلط تھا۔ ان کے مفتی اعظم اور دینی رہنما عبداللہ بن سلام جن کی کنیت ابو یوسف اسرائیلی تھی اور وہ حضرت یوسف بن یعقوب کی اولاد تھے۔ جب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا سنا تو تحقیق حال کے لئے دربار نبوت میں حاضر ہوئے۔ جب چہرہ انور غور سے دیکھا تو دل و دماغ نے فیصلہ کیا کہ آپ ﷺ کا چہرہ جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں چنانچہ اسی وقت مشرف بہ اسلام ہوگئے۔

(مشکوٰۃ شریف)

طارق نامی ایک تاجر اپنا اونٹ بیچنے کے لئے مدینہ منورہ کو روانہ ہوا۔ مدینہ منورہ کے باہر ایک مبارک شخص نے اس سے کھجوروں کی ایک مقدار کے بدلے میں اونٹ خرید لیا اور قیمت ادا کرنے سے پہلے ہی اونٹ لے کر مدینہ کو روانہ ہوگیا۔ طارق نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم نے ایک ناواقف آدمی کو اونٹ دے دیا۔ نہ معلوم وہ اس کی قیمت میں کھجوریں ہم کو ادا کرے یا نہ کرے۔ تو اسی قافلے کی ایک عورت نے کہا۔

"اس اونٹ کی قیمت کی میں ضامن ہوں جو آدمی اونٹ لے گیا اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح منور ہے یہ ہرگز دھوکہ نہ دے گا۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی مدینہ منورہ سے ایک آدمی نے آکر کہا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی قیمت یہ کھجوریں ارسال فرمائی ہیں چنانچہ انہوں نے وصول کرلیں۔"

(الشفاء ج)

حضور ﷺ کے دربار اقدس میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے چہرہ اقدس کی جو تعبیر فرمائی۔ ان میں دو شعروں کا ترجمہ ملاحظہ فرماویں۔

ترجمہ۔ "اور آپ ﷺ سے زیادہ حسین مری آنکھ نے نہیں دیکھا۔
اور آپؐ سے زیادہ جمیل آج تک کسی عورت نے نہیں جنا
آپ ﷺ ہر عیب سے محفوظ پیدا کئے گئے
گویا جیسا آپ ﷺ نے چاہا تھا اسی طرح آپ ﷺ کو پیدا فرمایا گیا۔"

صحیح بخاری باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفات

دو شنبہ کے دن نماز صبح کے وقت نبی ﷺ نے وہ پردہ اٹھایا جو حجرۂ عائشہ صدیقہ ﷺ اور مسجد طیبہ کے درمیان پڑا ہوا تھا۔ اس وقت نماز ہو رہی تھی۔ جمال اقدس کے اس آخری نظارہ اور رخ انور کی اس آخری زیارت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وہ فرحت و انبساط نصیب ہوا اور وہ فرط مسرت سے اس درجہ بے خود ہوگئے کہ قریب تھا نمازیں توڑ دیں۔ امکان تھا نظریں چہرۂ انور پر گڑی کی گڑی رہیں اور نمازیں ٹوٹ جائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اقدس سے اتمام صلوٰۃ کا اشارہ فرمایا۔ پردہ ڈال دیا اور حجرہ اقدس میں تشریف لے گئے۔ صحیح بخاری کتاب الاذان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں۔

"گویا حضور ﷺ کا چہرۂ اقدس قرآن کا ورق تھا۔ پھر حضور ﷺ نے تبسم فرمایا تو ہم نے سمجھا کہ حضور ﷺ کی دیدار کی خوشی سے ہماری نمازیں ٹوٹ جائیں گی۔"

اسی باب میں اس سے اگلی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور ﷺ تین دن تک باہر تشریف نہیں لائے۔ چوتھے دن نماز کھڑی ہوگئی تھی۔ حضور ﷺ نے پردہ اٹھایا۔ جب حضور ﷺ کا منہ مبارک ظاہر ہوا۔ ہم نے کبھی کوئی منظر ایسا نہیں دیکھا جو ہمیں اس سے زیادہ پسند ہو جتنا نظارہ جمال چہرہ مصطفیٰ ﷺ! یہ حضور ﷺ کا آخری جلوہ دیدار اور نظارۂ حسن و جمال تھا۔ اس کے بعد حضور ﷺ کی زیارت اور مشاہدہ انوار و تجلیات کا موقع نہیں ملا۔ اسی دن حضور ﷺ کا انتقال ہوگیا۔

ایک بدوی خاتون ہے جس کا نام کنیت ام معبد ہے۔ ایک عمر رسیدہ عورت تھی۔ مگر بڑی تختی تھی اپنے خیمہ کے باہر بیٹھی رہا کرتی تھی اور مسافروں کو پانی پلاتی تھی جو کچھ ہو سکتا تھا وہ کھلا بھی دیا کرتی۔ ہجرت کرتے ہوئے حضور ﷺ اس کے خیمے سے گزرے تھے۔ تھوڑی دیر کے لئے یہاں قیام فرمایا اور اس سے دودھ طلب فرمایا۔ اس نے عرض کی اس قحط کے زمانہ میں ہمارے پاس دودھ کہاں ہے؟ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ریوڑ میں ایک ایسی بکری کو دیکھا۔ جو سب سے زیادہ لاغر اور دبلی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ سید دو عالم ﷺ نے اپنے دست مبارک اس کے تھنوں پر پھیرا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دعا فرمائی اور فرمایا ایک پیالہ لے آؤ۔ ام معبد نے ایک پیالہ پیش خدمت کردیا۔ حضور ﷺ نے ام معبد کی دودھ نہ دینے والی کنواری بکری کو ہاتھ لگایا تو اس کے تھن دودھ سے بھر گئے۔ حضور ﷺ نے اس کے تھنوں سے دودھ نکال کر پیالہ بھر دیا اور ابوبکر ﷺ کو پینے کا حکم فرمایا۔ آپ ﷺ نے عرض کیا۔

"اے میرے آقا و مولیٰ آپ ﷺ پہلے نوش فرمائیں۔"

آپ ﷺ کا فرمایا۔

"قوم کا ساقی آخر میں پیا کرتا ہے۔"

چنانچہ وہ پیالہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پی لیا۔ پھر حضور ﷺ نے پیالہ خود نوش فرمایا۔ تیسرا پیالہ ام معبد کو پینے کے لئے دیا۔ پھر چوتھی بار پیالہ دودھ سے بھر کر اسے دیا اور فرمایا جب تیرا خاوند آئے تو اس کو دے دینا اور خود وہاں سے روانہ ہوگئے (یہ بکری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں واقع شدہ قحط میں صبح و شام دودھ دیتی رہی) روانگی کے بعد اس خاتون کا شوہر آیا تو اپنے برتن کو دودھ سے بھرا ہوا پایا اور اس کی وجوہ دریافت کی تو ام معبد نے کہا کہ ایک شخص ادھر سے گزرا تھا۔ جس نے بکری کے تھن میں اپنا ہاتھ لگا کر دودھ دوہنے کی اجازت مانگی۔ پس یہ اس کے مبارک ہاتھوں کی برکت ہے۔ شوہر نے کہا وہ کون تھا؟ ذرا اس کا حلیہ بیان کرو۔ اس خاتون نے جو سراپا حبیب ﷺ بیان کیا وہ خود اس کے الفاظ "ان کا ترجمہ سنیں۔

"میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کی نظافت نمایاں تھی۔ چہرہ روشن بناوٹ میں حسن۔ نہ موٹاپے کا عیب نہ دبلاپے کا نقص۔ خوش رو جمیل آنکھیں کشادہ اور سیاہ پلکیں لمبی آواز میں کھنک گردن صراحی دار داڑھی گھنی بھنویں کماندار جڑی ہوئی۔ خاموشی میں کوہ وقار گفتگو میں صفائی اور دلکشی حسن کا پیکر' جمال میں یگانہ روزگار دور سے دیکھو تو حسین ترین قریب سے دیکھو تو شیریں ترین بھی اور جمیل ترین بھی۔ باتوں میں گھلاوٹ اور مٹھاس۔ نہ فضول بات کرے نہ ضرورت کے وقت خاموش رہے۔ گفتگو ایسی جیسے پروئے ہوئے موتی' قد میانہ جس میں نہ قابل نفرت درازی نہ حقارت آمیز کوتاہی۔ اگر دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ ہو تو دیکھنے میں وہ ان تینوں کے مجموعے سے زیادہ تر و تازہ اور قدر و قیمت میں ان سب سے فزوں تر۔ اس کے جاں نثار اسے گھیرے رہتے ہیں جب وہ بولتا ہے تو سب پر سکوت طاری ہوجاتا ہے۔ جب کوئی حکم دیتا ہے تو تعمیل کے لئے سب ٹوٹ پڑتے ہیں۔ سب کا مخدوم سب کا مطاع ترش روئی سے پاک اور قابل گرفت باتوں سے مبرا۔"

(خصائص از سیوطی۔ رواہ طبرانی فی الکبیر عن خنس بن خالد)

ابو معبد سمجھ گیا کہ اس کے خیمے کو رونق بخشنے والے سید دو عالم ﷺ تھے۔

جس مسلمان کو چہرہ اقدس کی زیارت کا شرف حاصل ہوا وہ صحابی بن گیا۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔

"اگر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے لئے اور کوئی نشانی نہ ہوتی تو صرف چہرہ انور ہی اس کے لئے کافی تھا۔"

حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں لطافت و چمک تھی۔ آپ ﷺ کے پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح تھے۔ جب آپ ﷺ چلتے تو آگے کی طرف جھکے سے ہوتے۔

میں نے دیبا و ریشم کو بھی آپ ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں پایا اور میں نے کوئی مشک و عنبر نہیں سونگھا' جس کی خوشبو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے بہتر ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سوت کات رہی تھیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے کو صاف کر رہے تھے۔ اسی دوران آپ رضی اللہ عنہا کی پیشانی مبارک سے پسینہ جاری ہو گیا۔ اس پسینے سے نور نکلنے لگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ نبی رحمت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا۔

"عائشہؓ! تو کیوں حیران ہوئی ہے؟"

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ کی پیشانی سے پسینہ جاری ہوا اور اس پسینہ سے نور نکلنے لگا۔ حضور ﷺ اگر آپؐ کو ابو کبیر ہذلی اس حالت میں دیکھتا تو وہ اس شعر کا جو اس نے اپنے محبوب کے حق میں کہا تھا۔ آپ ﷺ کو زیادہ حق دار سمجھتا۔"

رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا۔

"ابو کبیر ہذلی کا کیا شعر ہے؟" حضرت عائشہؓ نے وہ شعر پڑھا۔

ترجمہ۔ "جب تو (اے دیکھنے والے) اس محبوب کے چہرے کی لکیروں اور نشانیوں کی طرف نظر کرے تو اس طرح چمکتی ہیں جس طرح چمکنے والے بادل سے شعلہ زن بجلی جلوہ ریز ہوتی ہے۔"

یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کی طرف کھڑے ہوئے اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا۔

"اے عائشہؓ! اللہ تعالیٰ مری طرف سے تجھ کو جزائے خیر دے۔ جس طرح تو نے مجھے خوش کیا۔ میں تجھ کو ایسا خوش نہیں کر سکا۔

جبین و رخ محمدؐ کے تجلی ہی تجلی ہیں
کہئے شمس الضحیٰ کہئے' کہئے بدر الدجیٰ کہئے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہ زیادہ طویل تھے اور نہ زیادہ پست بلکہ آپ ﷺ معتدل بدن والے نہایت خوبصورت تھے۔

"حضرت سیدنا براء ابن عازبؓ فرماتے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی۔"

(مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ۔

"آپ ﷺ اس قدر خوبصورت تھے گویا چاندی سے آپ ﷺ کا بدن ڈھالا گیا ہو۔"

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اگر زلیخا کی سہیلیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کو دیکھ لیتیں تو ہاتھوں کی بجائے دلوں کو کاٹ لیتیں۔"

(شرح شمائل ترمذی)

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے۔

"حمد و ثناء صرف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مرے خلق یعنی ہیئت و صورت اور قد و قامت کو اور مرے خلق یعنی سرشت اور عادات و خصائل کو حسین بنایا ہے۔"

حضرت حسان بن ثابتؓ کے شعر کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

"آپ ﷺ ایسا چراغ ہیں جو ہمیشہ روشنی دیتا رہے گا اور آپ ﷺ یوں چمکتے ہیں جس طرح صیقل شدہ تلوار چمکتی ہے۔"

"آپ ﷺ بڑی برکت والے ہیں چودھویں رات کے چاند کی طرح آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ہے جو بات فرماتے ہیں وہ ہو جاتی ہے۔ اس کے خلاف نہیں ہوتا۔"

(از دیوان حسان بن ثابت)

نوٹ :- یہ تشبیہیں لوگوں نے اپنے اپنے فہم اور سمجھ کے مطابق دیں۔ ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال باکمال کی ابہت و جلالت اور حسن ملاحت ایسی تھی کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری چشم خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں

ختم نبوت کے ڈاکو قادیانی۔ ان کی مصنوعات اور شیزان کا بائیکاٹ کریں

آہ مولانا عبداللہ خالد صاحب

۲۷ جون کو عالم باعمل' مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد صاحب خطیب جامع مسجد مرکزی مانسہرہ داغ مفارقت دیتے ہوئے اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے حامل تھے۔ مسئلہ ختم نبوت سے محبت ان کے دل میں بسی ہوئی تھی۔ ہر سال اپنی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس کرواتے اور سال میں دو جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ کو بلا کر بیان کرواتے۔ راقم الحروف (محمد علی صدیقی) کو بھی کئی بار جمعہ مولانا مرحوم کی مسجد میں جمعہ کی تقریر کی سعادت نصیب ہوئی۔ مولانا مرحوم کافی عرصہ سے دل کے مریض چلے آرہے تھے۔ اوائل جون میں ایم ایچ اسپتال راولپنڈی میں آپریشن ہوا جو کامیاب نہ ہو سکا اور ۲۷ جون کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ یہ حقیقت ہے کہ مولانا مرحوم کے اس دنیا سے اٹھ جانا ہمارے لئے بہت نقصان دہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی کے آگے کون اپنی مرضی چلا سکتا ہے۔ مولانا مرحوم کا سلسلہ بیعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی سے تھا۔ جہاں بیعت کا سلسلہ تھا وہاں آپ حضرت اقدس کے شاگرد بھی تھے۔ آخر میں حضرت اقدس مدظلہ العالی نے جو خط مولانا کی وفات پر مولانا کے صاحبزادے مفتی وقار الحق کو روانہ کیا' پیش خدمت کرتے ہیں کہ حضرت اقدس نے کن الفاظ سے مولانا کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا مرحوم نے اپنے سوگواروں میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں' ایک بیوہ چھوڑی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ سکون نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

مکرم و محترم مولوی مفتی وقار احمد صاحب عثمانی مطالعہ کریں کہ والد بزرگوار مولانا عبداللہ خالد مرحوم و مغفور کے انتقال کا بہت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماوے۔ اور جنت عطا فرماوے۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے۔ اور آپ سب کو اس صدمے کا اجر عظیم عطا فرماوے۔ اور آپ سب کو صبر اور جمیت و سکون سے سرفراز فرماوے۔ آمین۔

ایسے حضرات کا دنیا سے رخصت ہونا ملت اسلامیہ کا اجتماعی نقصان ہے۔ مانسہرہ والے خصوصیت سے مولانا کی خدمات سے محروم ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فقیر آپ سب کے اس صدمہ میں برابر کا شریک ہے۔ اور فقیر کی ہمدردی ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گی۔

انشاء اللہ تعالیٰ فقیر کی طرف سے سب کو سلام و دعوات۔ والسلام

(فقیر خان محمد عفی عنہ)

مولانا کی وفات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ' مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور کراچی سے مولانا محمد انور فاروقی' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا محمد جمیل خان' حافظ محمد حنیف' رانا محمد انور' مفتی منیر اخون' راقم (محمد علی صدیقی)' ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت کے کارکنان مولانا مرحوم کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

از۔ قاری عنایت الرحمان رحمانی
خانو خیل ڈیرہ اسماعیل خان

داڑھی کی شرعی حیثیت

داڑھی رکھنے کا مسئلہ اسلامی نقطۂ نظر سے جس قدر واضح' بدیہی' سادہ اور سہل العمل تھا' آج کے دور ہوا و ہوس نے اسے انتہائی مشکل' پیچیدہ اور معرکۃ الآراء بنا دیا ہے' عقل سلیم اور نقل صحیح کی قوت اس کی پشت پر تھی' تعامل سلف کی طاقت اس کے دائیں بائیں تھی اور پیروی خلف کی مدد اس کے آگے پیچھے تھی ان قوتوں سے یہ مسئلہ ایک مضبوط اور محکم قانون اور مستند رواج یا سنت حسنہ کی صورت سے قرون امت پر چھایا ہوا تھا اگر اس مسئلہ کو انہی میزانوں میں تول تول کر دیکھا جاتا رہتا تو اس میں کوئی بھی پیچیدگی رونما نہ ہو سکتی لیکن جبکہ خارجی اثرات اور فاسقانہ تمدن کے ماحول میں رائے خالص اور ہوائے نفس سے اس کا جائزہ لیا جانے لگا تو قدرتاً مسئلہ کی شرعی حیثیت مشتبہ اور بے بصیرت قلوب سے اوجھل ہو گئی جس کا طبعی نتیجہ وہی پیچیدگی تھی جو پیدا ہوئی اور لوگ جہل' حیرت اور گمراہی کا شکار ہو گئے۔

چنانچہ جمال پسندی یا ظاہر آرائی طبعی ہونے کے ساتھ ساتھ شرعی بھی ہے یعنی جیسے ظاہری شائستگی و تہذیب اور بدن کو تجمل کے ساتھ رکھنا اور دیکھنا انسان کا طبعی جذبہ ہے جس سے دنیا کی کوئی قوم اور کوئی طبقہ خواہ شہری ہو یا دیہاتی' نیک ہو یا بد' مومن ہو یا کافر مستثنیٰ نہیں ایسے ہی شریعت اسلامی نے بھی اس جذبہ کو پامال نہیں کیا بلکہ باقی رکھتے ہوئے حسن ظاہری و باطنی ہیئت کو پسند کیا ہے' فرق اتنا ہے کہ مادی قسم کے انسان اس جمال کے حسن و قبح کا معیار اپنی طبعی خواہش یا زیادہ سے زیادہ رواج اور قومی روایات کو سمجھتے ہیں اور منہاج انبیاءؑ پر چلنے والے اس خوبی و خرابی کا معیار اسوہ انبیاءؑ کو جانتے ہیں ان کے نزدیک اس حسن و جمال کی کسوٹی ہوی نہیں بلکہ ہدی ہے جس کا دوسرا نام سنت انبیاءؑ ہے۔ لہٰذا انبیاء علیہم السلام اگر کسی چیز کا استحسان فرمائیں تو دانش کا تقاضا یہ ہے کہ اسے قبول کیا جائے اور کسی چیز کو پسندیدہ نگاہ سے دیکھ کر خود اپنا اسوہ بنالیں تو منہاج نبوت کے عقیدت مندوں کا خوشگوار وظیفہ یہی ہونا چاہئے کہ وہ بھی اسے دستور العمل بنالیں اور اگر یہ مقدس طبقہ کسی چیز کے بارے میں ترغیبی کلمات بھی استعمال فرمائے یعنی دوسروں کے حق میں اسے پسند کرے تب وہ حرز جان بنالینے کے قابل ہے اور اگر وہ کسی چیز کو اپنی امت کے لئے ضروری قرار دیں تو اس کے لئے سراپا تعمیل اور اس کے خلاف سے سراپا گریز بن جانا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ کسی چیز کی مشروعیت یا خدائی دستور ہونے کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا وہ بذاتہٖ مستحسن کی جائے یا اسوۂ پیغمبر ہو یا اس کے بارے میں ترغیبی عنوان قائم کیا گیا ہو اور یا اس کا صریح امر و نہی کیا گیا ہو اب اگر کسی چیز میں یہ چاروں طریقے اختیار کئے گئے ہوں کہ وہ خود بھی اچھی بتائی گئی ہو' اسوۂ پیغمبر بھی ہو' اس کی ترغیب بھی دی گئی ہو اور اس کا امر بھی کیا گیا ہو تو اس سے زیادہ اس کے شرعی ہونے کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے؟ داڑھی کے مسئلہ میں حسن اتفاق سے یہ چاروں وجوہ مشروعیت جمع ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت کردہ حدیث میں دس باتوں کو فطرۃ کہا گیا ہے' منجملہ ان میں مونچھیں پست کرنا اور داڑھی بڑھانا شامل ہیں (مسلم شریف) اس حدیث مذکور میں داڑھی رکھنے کو فطرۃ کہا گیا اس سے ظاہر ہوا کہ فطرۃ کہہ کر داڑھی کی مشروعیت کو مستغنی عن الدلیل بتایا گیا گویا اس کے ثبوت اور وقوع کے لئے دلیل کا مطالبہ ہی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ طبیعت کا اندرونی تقاضا ہی اس کے لئے دلیل ہے' دلیل کا مطالبہ اگر ہو سکتا ہے تو داڑھی کے منکروں سے جو ایک خلاف فطرت کام کر رہے ہیں مگر وہی آج تک داڑھی منڈوانے یا ترشوانے کی کوئی معقول حجت بجز شو قینی نفس یا کسی رواج اور ماحول کی اندھی تقلید کے پیش نہیں کر سکے ہیں۔

طبقاتی حیثیت سے عموماً داڑھی رکھنے والے ہر قوم میں وہی لوگ زیادہ ہوتے ہیں جن میں صلاح و رشد کے آثار اور وقار و تمکین کے نشانات پائے جاتے ہیں جیسے علماء دین' پیشوایان مذہب' مقتدایان قوم اور باوقار امراء و سلاطین بلکہ جو بھی صلاح و رشد اور دین و تقویٰ کی طرف مائل ہوتا ہے' وہ انجام کار اپنا دینی روپ درست کرنے کے لئے داڑھی کی طرف بھی ضرور جھکتا ہے' گویا داڑھی صلاح و رشد کا ہی دوسرا رخ ہے سو اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ داڑھی وقار و تمکنت کی نشانی' تقدس یا صلح و رشد کی علامت ہے مگر یہ نہیں کہ وہ اس طبقہ کے ساتھ مخصوص ہے' دوسرے اس کے مکلف نہیں' بہرحال فطرۃ کے لفظ سے اولاً داڑھی رکھنے کا مسئلہ بدیہی ثابت ہوا جو اس کے مستغنی عن الدلیل ہونے کی دلیل ہے پھر اسی لفظ فطرۃ سے داڑھی کا تمام بنی نوع انسان کی مشترک خواہش ہونے اور طبقاتی یا انفرادی مسئلہ ہونے کے بجائے پوری انسانیت کا مسئلہ ہونا واضح ہوا جو اس کے ناقابل اعتراض اور مستحسن ہونے کی علامت ہے۔

لیکن داڑھی کے بدیہی یا دلیل سے بے نیاز ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دلائل کی قوت اس کے ساتھ نہیں بلکہ متعدد انواع دلائل کی کمک بھی اس کی پشت پر ہے' شرعی دلائل کے سلسلہ میں کسی چیز کے شرعی ہونے کا ابتدائی درجہ یہ ہے کہ شریعت کی جانب سے اس کی ترغیب دی جائے' اس عمل کو مستحسن قرار دیا جائے اس کے کرنے پر کسی نہ کسی نہج سے دباؤ ڈالا جائے اور اس کے نہ کرنے پر ملامت کی جائے۔ چنانچہ حدیث نبویؐ میں داڑھی کو انبیاءؑ کی سنت فرمایا گیا جو اس کے شرعی ثبوت اور مطالبہ عمل کے لئے کافی اور اسے ضروری العمل سمجھنے کے لئے شافی وافی ہے اور یہ اس کے شرعی ثبوت کا ابتدائی مقام ہے۔ لہٰذا اگر داڑھی باقی نہ رہے تو بہت سے شرعی واجبات جیسے اسلامی وقار' اسلامی ہیئت و تہذیب' اسلامی جمال' مسلمانہ رعب و ہیبت' مردانہ جمال' مرد و عورت کے درمیان تمیز' مردوں اور مخنثوں کے درمیان امتیاز اور چہروں کا اخروی نور وغیرہ (جن کے برقرار رکھنے اور درجہ بدرجہ واجب کرنے اور ان کی تاکیدوں کے لئے مستقل امر و احکام شریعت وارد ہوئے ہیں) کا نظام مختل ہو جائے اور ان میں نقائص پیدا ہو جائیں' جن کی روک تھام کے لئے حدیث مسلم کی دس فطری خصلتیں رکھی گئی ہیں جن میں داڑھی صف اول کی چیز ہے۔ پھر کسی ایک پیغمبر سے بھی داڑھی منڈانا یا پست کرانا ثابت نہیں اور اس فطری عمل سے کوئی نبی بھی مستثنیٰ نہیں ہے' اس لئے داڑھی رکھنے کا عمل تعامل انبیاءؑ سے بھی ثابت ہو جاتا ہے جو اس کے لازم العمل ہونے کی دلیل ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسی جماعتوں کو سامنے رکھ کر یوں بھی ادا کیا جا سکتا ہے کہ داڑھی کا طریقہ کسی ایک ہی دین اور شریعت کا مسئلہ نہیں بلکہ کل شرائع و مذاہب کا اجماعی طریقہ ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ کی ضرورت سے انکار کرنا گویا تمام شرائع اور تمام انبیاءؑ کے ایک مشترک شرعی تقاضا کا انکار اور ان کی عملی تکذیب ہے۔

پھر نہ صرف ضرورت بلکہ غور کیا جائے تو اسی داڑھی رکھنے کا وجوب بھی ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس پر مواظبت بلا ترک فرمائی ہے اور اس میں کبھی تخلف نہیں فرمایا جو اصولاً وجوب کی علامت ہے۔ اسی طرح ذخیرۂ احادیث میں داڑھی بڑھانے

کے اوامر کا بھی صراحت سے تذکرہ ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے مونچھیں پست کرنے اور داڑھیاں بڑھانے کا حکم دیا ہے لہٰذا داڑھی بڑھانے کے لئے شرعی ثبوت کے پہلو واضح ہو گئے جن کے ہوتے ہوئے وجوب داڑھی کے بارے میں شبہ کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی' لیکن پھر یہ سوال ممکن تھا کہ ان احادیث سے داڑھی رکھنے کا اجمالی ثبوت تو ضرور ہو جاتا ہے مگر داڑھی پست کرانے کی ممانعت یا حرمت ثابت نہیں ہوتی' تو اس کا جواب ظاہری ہے کہ جب داڑھی رکھنا بنص حدیث واجب ٹھہرا تو نہ رکھنا اسی حدیث سے حرام و ناجائز بھی ثابت ہوا ورنہ اگر رکھنے کے وجوب کے ساتھ نہ رکھنے کا جواز بھی جمع کر دیا جائے تو وہ وجوب باقی نہ رہے گا جو مسلمہ تھا۔

لیکن اگر اسی اصولی ثبوت پر قناعت نہ کرتے ہوئے اس کی دلیل کی ضرورت سمجھی جائے' جس میں داڑھی کو پست کرانے کو صراحتاً" ناجائز و ممنوع قرار دیا گیا ہو تو شریعت میں یہ پہلو بھی تشنہ نہیں ہے' جس طرح داڑھی رکھنے کے وجوب کے لئے اصولی و جزئی دونوں قسم کے دلائل موجود ہیں' ایسے ہی اس کے نہ رکھنے کی ممانعت اور حرمت کے بارے میں بھی اصولی اور جزئی دونوں قسم کے ثبوت ذخیرۂ دلائل میں موجود ہیں۔ چنانچہ جس طرح داڑھی رکھنے کے بارے میں اولاً" اسے قواعد کلیہ سے واجب ثابت کیا گیا تاکہ اس کی ضرورت واضح ہو جائے پھر اسے سنت انبیاءؑ بتلایا گیا تاکہ اس پاک نسبت سے ہی مخاطب کے دل میں اس کی رغبت بیٹھ جائے اور پھر داڑھی رکھنے کا صریح حکم دیا گیا تاکہ انبیاءؑ کی متابعت اور ان کے ساتھ مشابہت کی دولت میسر آجائے بالکل اسی طرح داڑھی پست کرنے کو خواہ وہ منڈا کر ہو یا کترا کر اولاً" قواعد کلیہ سے ممنوع ثابت کیا گیا' پھر سنت کفار فرمایا گیا تاکہ اولاً" اس نسبت ہی سے مخاطب کے ذہن میں اس فعل کی نفرت بیٹھ جائے اور پھر مخالفت کا صریح حکم دیا گیا تاکہ اس منڈانے اور پست کرانے کی صحیح ممانعت بھی ہو جائے' چنانچہ داڑھی کے منفی پہلو کے بارے میں اولاً" جزئی حکم ملاحظہ فرمایئے جس میں داڑھی نہ رکھنے کو کفار کی سنت بتلا کر اس سے نفرت دلائی گئی' حضرت ابن عمرؓ سے حدیث مروی ہے کہ مشرکین کی مخالفت کرو مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ (مسلم شریف) اسی طرح حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ مونچھیں کترواؤ اور داڑھی لمبی چھوڑ دو' مجوس کی مخالفت کرو (صحیح مسلم) مشرکین داڑھی منڈاتے تھے اور مجوس داڑھیاں کترواتے تھے ان احادیث میں دونوں کی مخالفت کا حکم دے کر واضح کیا گیا کہ داڑھی منڈانا یا کترانا کفار کا طریقہ ہے' حاصل یہ نکلا کہ جس طرح داڑھی رکھنا فی نفسہ بھی مستحسن اور ضروری تھا کہ مرد کا وقار اور جمال اسی میں مضمر ہے اور جیسا کہ وہ تشبہ بالانبیاءؑ کی وجہ سے بھی مستحسن ہے ایسے ہی داڑھی نہ رکھنا فی نفسہ بھی ممنوع ہے کہ خلاف وقار و جمال ہے اور بوجہ تشبہ بالکفار بھی ممنوع ثابت ہوا کہ یہ ایک مستقل دینی ضرر ہے۔ لہٰذا جبکہ داڑھی رکھنا سنت انبیاء ہونے کی وجہ سے مامور بہ اور حکماً" بھی واجب ہے تو اس اصول پر اس میں ثواب ملنا بھی حسب قواعد شرعیہ لازمی اور ضروری ہے اور اس کا قدرتی و شرعی تقاضا یہ بھی ہے کہ اس کی خلاف ورزی یعنی داڑھی پست کرانے جو کفار و فجار کا طریقہ ہے خواہ منڈا کر ہو جو مشرکین کا فعل ہے یا تخفیفی جو فعل مجوس ہے عتاب و عذاب ہونا بھی ضروری ہے کہ مخالفت حکم پائی گئی' بہرحال داڑھی رکھنے کا امر اور اس پر ثواب کا وعدہ اگر اس کے اطاعت ہونے کی دلیل ہے تو داڑھی پست کرنے کی ممانعت اور اس پر وبال دنیا و آخرت کی دھمکی بلاشبہ اس کے معصیت ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ بلکہ ذرا نظر کو وسیع کر جائے تو اس فعل میں جیسے مشابہت کفار کی راہ سے گناہ ہونے کی ایک خاص شان داخل ہوتی تھی کہ اس سے ایک مسلم کی اسلامی ہیئت کفار کی ہیئت میں مدغم ہو کر فناء ہو جاتی تھی جو خسارہ دنیا و آخرت ہے اسی طرح اس فعل میں ایک دوسری مشابہت کی راہ سے بھی ایک اور معصیت ہونے کی شان داخل ہوتی ہے کہ جس مرد کا چہرہ مرد عورتوں کے چہرہ سے مشابہت ہو کر اس کی مردانہ ہیئت کو عورت کی زنانہ ہیئت میں مدغم کر کے مرد کا ظاہری مردانہ وجود ختم کر دیتا ہے پس اگر کفار کی ظاہری مشابہت اس پر "فهو منهم (وہ بلحاظ آثار و نتائج انہی کفار میں سے ہو گیا) کا وبال مسلط کرتی ہے تو عورتوں کی یہ ظاہری مشابہت اس پر "فهو منهن" (وہ بلحاظ آثار و خصوصیات انہی میں سے ہو گیا) کا وبال مسلط کر دے گی جو دارین میں ان پر پڑے گا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے "اللہ نے لعنت بھیجی ہے عورتوں سے تشبہ کرنے والے مردوں پر اور مردوں سے تشبہ کرنے والی عورتوں پر۔" اور اس کے بالمقابل ان حدود کو برقرار رکھنے والے مردوں اور ان کے اس فطری عمل کو منقبت باور کرایا گیا ہے یعنی ملائکہ علیہم السلام کی لاتعداد جماعت کی تسبیح ہی حدیث نبوی میں یہ بتلائی گئی کہ۔

سبحان من زین الرجال باللحی و زین النساء بالقرون والذوائب۔

"پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھیوں سے زینت دی اور عورتوں کو مینڈھیوں اور چوٹیوں سے زینت بخشی۔"

پھر قطع نظر تشبہ کے داڑھی پست کرانے کا فعل تغییر خلق اللہ اور خدا کے دیئے ہوئے حسن و جمال کی تخریب بھی ہے جس نے مردوں کو مردانہ اور عورتوں کو زنانہ حسن و جمال سے سرفراز فرمایا۔ اس حسن و جمال میں بلا مرضی موجد مداخلت اور اس کو بگاڑنا ظاہر ہے کہ کوئی منقبت نہیں معصیت اور شیطانی حرکت ہے بہرحال داڑھی پست کرانے میں جیسے تشبہ بالکفار سے معصیت آتی ہے ویسے ہی تشبہ بالنساء سے بھی آتی ہے اور ان سب کا مشترک خلاف ورزی کا قانون نکلتا ہے جو معصیت کا اصل سرچشمہ ہے پس جو چیز خلاف ورزی قانون تشبہ بالکفار' تشبہ بالنساء اور تغییر خلق اللہ کی چار وجوہ سے معصیت ہو تو اس کے معصیت ہونے میں کلام کرنے کی آخری گنجائش کیا ہو سکتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ داڑھی رکھنے کی ضرورت شریعت نے مختلف عنوانوں سے ثابت کی' لفظ فطرت سے تو اس مسئلہ کا بدیہی ہونا بتلایا گیا جس کے لئے دلیل کا مطالبہ گویا کج بحثی کی علامت قرار دی گئی پھر اس لفظ فطرت سے اسے پوری انسانیت کا مشترک مسئلہ ہونا باور کرایا گیا اور اسی لفظ فطرت سے اس کا آثار صلاح و رشد میں ہونا ثابت کرایا گیا جس سے داڑھی کے وجود کی تحسین نکلی پھر لفظ سنن سے اس کا مرغوب فیہ اور لائق عمل بلکہ لازم العمل ہونا ظاہر کیا گیا پھر سنت مرسلین کے لفظ سے اس کا اجماعی مسئلہ ہونا واضح کیا گیا جو تمام انبیاء' تمام ملتوں اور شریعتوں میں یکساں مشروع رہا ہے۔ پھر لفظ امر سے اس کے وجوب کا مؤکد اور غیر محتمل واجب ہونا بتلایا گیا' پھر داڑھی کے منفی پہلو یعنی داڑھی منڈانے یا کتروانے کی ممانعت ثابت کر کے اس کا گناہ اور معصیت ہونا ثابت کیا گیا اور اس کی وجوہ معصیت پر روشنی ڈالی گئی کہ وہ ایک ہی وجہ سے نہیں مختلف وجوہ خلاف ورزی قانون تشبہ بالکفار اور تشبہ بالنساء' تشبہ ! تحسین اور تغییر خلق اللہ چند وجوہ معصیت ہے۔

ظاہر ہے کہ جو مسئلہ اس درجہ مستحکم اور مختلف الانواع دلائل سے اس طور پر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہو کہ وہ بدیہی بھی ہو لائق تحسین' قابل عمل اور واجب ہونے کے ساتھ ساتھ سارے پیغمبروں کی سنت بھی ہو' ساری اقوام کا اجماعی مسئلہ ہو اور پھر امت کے ہر دور میں عامتہ" صلحاء و علماء' ائمہ و مجتہدین اور صحابہ و تابعین کا عملی شعار بھی رہا ہو تو کیا اس کے ثبوت اور وجوب کے بارے میں شبہ کرنا دین سے انتہائی بے خبری اور بدذوقی ہی کی علامت نہ ہو گا؟ چہ جائیکہ اس کا کھلا انکار بھی دلوں میں ہو تو اس صورت میں اسے سوائے زیغ قلب یا غلط ماحول کے غلط تاثرات اور مرعوبانہ ذہنیت کے اور کس چیز پر محمول کیا جائے' بہرحال اس سلسلہ میں جبکہ دلائل و شواہد پیش کر دیئے گئے تو اس کا اجماع علیہ طاعت ہونا اور اس کی خلاف ورزی کا مجمع علیہ معصیت ہونا پایہ ثبوت کو پہنچ گیا فللہ الحمد والمنتہ۔

زندگی ایک تحفہ ہے

میں نے آسمان کو اپنی انگلیں زمین پر برساتے دیکھا' میں نے پہاڑوں کو آتش فشاں کے روپ میں پھٹتے دیکھا' میں نے دلوں کو ٹوٹتے اور تمناؤں کو مرتے ہوئے دیکھا' میں نے انسان کو انسان سے ہی ڈرتے ہوئے دیکھا' میں نے سوچا دنیا میں کون سی چیز ایسی ہے جو ٹوٹی نہ ہو' پھر تقدیر سے گلہ شکوہ کیسا اور زندگی سے شکایت کیسی؟ ٹوٹنے' بکھرنے اور غم کو پی جانے کا نام ہی زندگی ہے۔ کاش ہم اس زندگی کی قدر کریں۔

حافظ عبدالشکور راجن

فضائلِ جہاد

جس طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نماز روزہ حج اور دیگر عبادات کا حکم دیا ہے اسی طرح جہاد و قتال فی سبیل اللہ کے بارے میں بھی حکم دیا ہے اور بار بار اس کی تاکید بھی فرمائی ہے۔

جہاد صرف امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں بلکہ سابق امتوں کو بھی جہاد کا حکم دیا گیا تھا جہاد ازل سے ہو رہا ہے اور سب ہی کرتے آ رہے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں جگہ جگہ وارد ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ آپ اپنی امت کو لے کر قوم عمالقہ سے قتال کریں۔ حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد جب بادشاہ جالوت نے مسلمانوں کو اپنے وطن سے نکالا اور بہت سوں کو قید کیا اور قتل کیا تو انہوں نے وقت کے نبی شموئیل سے درخواست کی کہ ہمارے واسطے کسی بادشاہ کو متعین کریں کہ ہم ان کے ساتھ ہو کر جالوت سے قتال کریں چنانچہ وہ لڑے اور حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت جو زرہ پوش تھا جس کا سر کے علاوہ اور کوئی حصہ خالی نہیں تھا کو قتل کیا تو سارے لشکر والے پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد خداوندی ہے (وقتل داؤد جالوت) اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ آپ جہاد کریں چنانچہ وہ اپنی امت کے لئے فرماتے ہیں (من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ الخ) اسی طرح ہر زمانے میں نبی کفر کے مقابلے میں لڑتے رہے الا آخر حضورؐ کے زمانے میں بھی قتال کا حکم ہوا لیکن مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد ۱۳ سال تک رہے جہاں ہر روز کسی نہ کسی مسلمانوں کو مارا جاتا ہے کہیں تو نبوت کے مبارک و پاکیزہ خون سے مکہ کی زمین رنگین نظر آتی ہے اور کہیں صدیق اکبرؓ کے مبارک خون سے مکہ کی زمین لہو میں بھری ہوئی نظر آتی ہے صحابہ کرامؓ دربار نبوت میں عرض کرتے ہیں کہ ہمیں جہاد کا حکم دیا جائے الغرض مسلمانوں نے مکہ میں پورے ۱۳ سال انتہائی مظلومی کی حالت میں گزارے مشرکین کی طرف سے ہر قسم کی ایذائیں اور تکلیفیں برداشت کیں ہجرت کے بعد بھی جب مسلمانوں کو ان ظالموں نے اور مشرکین نے تکلیفیں پہنچانا شروع کیں تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مدافعت کے لئے اور توحید کی سربلندی کیلئے جہاد کا حکم دیا ارشاد خداوندی ہے (اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا الخ کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم وعسیٰ ان تکرھوا شیا وھو خیر لکم) چونکہ ابتداء میں مسلمانوں کی تعداد کم تھی لیکن کل صرف تین سو تیرہ تھے اور مسلمانوں کے مقابلے میں کفار ہزاروں کی تعداد میں تھے لہٰذا اصحابہ کرامؓ کے دل میں طبعاً" یہ بات آنے کا امکان تھا کہ ہم تعداد میں کم ہیں اتنی بڑی فوج کا مقابلہ ہم سے کیسے ممکن ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فتح و کامیابی کی چابی میرے ہاتھ میں ہے میں جس کو چاہوں فتح دیتا ہوں اور جس کو چاہوں ذلیل اور رسوا کر دیتا ہوں لہٰذا تم ۳۱۳ مت ڈرو یہ میری عادت ہے کہ میں ۳۱۳ کو لاکھوں کی تعداد پر بھی غالب کر دیتا ہوں جیسا کہ جالوت کے مقابلے میں طالوت کے ۳۱۳ کو کامیاب کیا ہے اور میرا وعدہ ہے کہ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ الخ کتنی چھوٹی جماعتوں کو بڑے لشکروں پر اللہ کے حکم سے غلبہ حاصل ہوا ہے۔ لہٰذا مجاہدو اگر تمہارے افراد کم بھی ہوں تو بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہو' جہاد سے اعراض کر کے مت بیٹھ جاؤ اور ہمت نہ ہارو خدا سے آس مت توڑو بلکہ خدا پر اعتماد بھروسہ کر کے لڑتے رہو۔ جہاد کی مشقتیں اور تکلیفیں تم پر شاق گزریں اور تمہارے لئے دشوار ثابت ہوں اور اسی وجہ سے جہاد سے دور رہنا چاہتے ہو اور جہاد کو تم ناپسند کرتے ہو اس وجہ سے جہاد کی فرضیت ثابت کرتے ہوئے فرمایا جہاد تم پر فرض ہے چاہے تم پر شاق گزرے جہاد مت چھوڑو خداوند قدوس کا ارشاد ہے کہ کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم وعسیٰ ان تکرھوا شیا وھو خیر لکم یعنی۔ تم پر جہاد فرض کر دیا گیا ہے اور وہ تمہیں طبعاً" ناگوار ہے کیونکہ اس میں جان پر مشقت اور مال کی خرچ ہے اور شائد جو چیز تم کو طبعاً" ناگوار ہو اور فی الواقع وہی تمہارے حق میں بہتر ہو اور جہاد فی سبیل اللہ بھی اسی قسم میں داخل ہے اس لئے جہاد سے اسلام کو فتح و غلبہ اور بلندی برتری حاصل ہوتی ہے احکام خداوندی کی بجا آوری میں کوئی حارج اور مزاحم باقی نہیں رہتا اور دنیاوی فائدہ یہ کہ حکومت کا حاصل ہونا اور مال غنیمت کا ملتا ہے اور آخروی فائدہ شہادت کی نعمت سے بہرہ یاب ہونا (اور شائد تم کو) کوئی چیز طبعاً" بھلی معلوم ہو اور فی الواقع تمہارے حق میں وہ بری ہو جیسے جہاد میں سستی اور کاہلی جو ظاہر میں راحت معلوم ہوتی ہے مگر ترک کا انجام سوائے ذلت اور مال غنیمت اور ثواب سے محرومی کے اور کچھ نہیں اور تمہاری بھلائی اور برائی کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور تم اپنی مصلحتوں اور مضرتوں کو نہیں جانتے لہٰذا تم اپنی طبعی کراہت کی اتباع مت کرو بلکہ احکام خداوندی کا اتباع کرو اسی میں تمہاری خیر و بہتری ہے۔

بظاہر اگرچہ جہاد میں جان اور مال کا ضائع ہونا نظر آتا ہے مگر اس کے باوجود جہاد کی فرضیت کی عام مصلحت اور حکمت کو واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت الخ ـــــ اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض خاص بندوں کے ذریعے رفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا اللہ تعالیٰ خاص مسلمانوں کے ذریعے کافروں اور مشرکوں کی شرارت اور فساد فتنہ کو دور فرماتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو کفر اور شرک دنیا پر غالب آ جاتا اور مسلمانوں کی عبادت گاہیں' درویشوں کی خلوت گاہیں' بزرگوں کی خانقاہیں اور مساجد اور مدارس خالی رہ جاتے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کرم فرمایا کہ وہ جہاد کر کے اس شرور اور فتنہ و فساد کو دور کریں اور ان شر اور فتنہ و فساد کو دور کرنا صرف اور صرف جہاد ہی سے ممکن ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دھن من اور تن سے جہاد کرنے کا حکم دیا ہے چونکہ دھن' من' تن کی بازی لگا کر جہاد کرنا مسلمانوں کے لئے شاق ہے اور مشکل و دشوار ہے اس وجہ سے جہاد کی فضیلت کو قرآن کی مختلف آیتوں میں مختلف شکل میں بیان فرمایا ہے ہم خدا سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جہاد میں بھرپور حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

منہ چھپا کے بیٹھے نہ سر جھکا کے بیٹھے
ستم گروں کی نظروں سے نظریں ملا کر بیٹھے
راہ زندگی پہ اک دن کم بیٹھے تو کیا ہوا
ہم ساتھ ان کے تھے جو مشعلیں جلا کے بیٹھے

اعتذار

قارئین کرام! جلد نمبر ۱۳ شمارہ نمبر ۹ میں شائع ہونے والے اداریہ میں ۳۰ اپریل ۱۹۹۴ میں دور حکومت نواز شریف صاحب کا لکھا گیا "محترمہ بے نظیر بھٹو" لکھ گیا ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت اس غلطی پر آپ سے معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں سے متعلق خفیہ کارروائی

یحییٰ بختیار کے انکشافات

بشکریہ "آتش فشاں"

جناب یحییٰ بختیار پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی لیڈروں میں سے ہیں۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو کے زمانہ میں اٹارنی جنرل آف پاکستان کے عہدہ پر فائز تھے۔ جب قادیانی کیس قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو موصوف نے مرزا ناصر احمد ہیڈ آف دی جماعت ربوہ پر جرح کی اور جرح کا حق ادا کر دیا۔

حال ہی میں پندرہ روزہ آتش فشاں شمارہ ۱۰/۹ جلد ۶ مئی ۱۹۹۴ء میں موصوف کا انٹرویو شائع ہوا ہے جو کہ بہت تفصیلی ہے۔ اس انٹرویو میں قادیانی کیس ۱۹۷۴ء کے متعلق بہت سے سوالات ہیں' جن کا موصوف نے تفصیلاً جواب دیا۔ تحریک ختم نبوت سے متعلق حصہ تاریخ کا جز ہے۔ موصوف کی بہت سی باتوں سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ بایں ہمہ بلا ترمیم واضافہ متعلقہ حصہ پندرہ روزہ "آتش فشاں" کے شکریہ کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

سوال... چودھری ظفر اللہ خاں نے "آتش فشاں" کو ایک انٹرویو میں بتایا تھا کہ "بھٹو صاحب نے ۱۹۷۳ء کے آئین' مسودہ یحییٰ بختیار کے ہاتھ مجھے نظر ثانی کے لئے لندن بھیجا۔" (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "سیاسی اتار چڑھاؤ")۔

جواب... میں خود گیا تھا۔ چودھری صاحب سے میرے اچھے مراسم تھے۔ میں انٹرنیشنل کورٹ جاتا تھا کیس کرنے کے لئے پاکستان کی طرف سے۔ پہلے ہمارا انڈیا سے جھگڑا تھا۔ ہمارے جہاز ایسٹ پاکستان جا رہے تھے۔ اوور فلائٹس۔ انڈین علاقے میں نہیں جاسکتے تھے۔ ان کا جھگڑا تھا۔ بھٹو صاحب نے مجھے بھیجا حالانکہ لاء سیکریٹری وغیرہ چاہتے تھے کہ کوئی اور وکیل جائے۔ بھٹو صاحب نے کہا کہ اٹارنی جنرل جائے گا۔ ہم گئے انٹرنیشنل کورٹ میں۔ ہمارے حق میں فیصلہ ہوا۔

سوال... چودھری صاحب نے ۱۹۷۳ء کے آئین پر نظر ثانی کی تھی؟

جواب... حفیظ پیرزادہ لاء منسٹر تھے اور بحیثیت لاء منسٹروہ کانسٹی ٹیوشن ڈرافٹنگ کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ میں اس کمیٹی کا ممبر تھا۔ شاہ احمد نورانی تھے۔ اور بھی تھے۔ میں کیسز وغیرہ میں لگا رہتا تھا۔ کبھی انٹرنیشنل کورٹ میں ایک کیس کرو کبھی دوسرا کیس کرو۔ کبھی ہائی کورٹ میں' کبھی سپریم کورٹ میں۔ تو میں باقاعدگی کے ساتھ ڈرافٹنگ کمیٹی میں نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ مسودہ تیار ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی زبان میں کچھ تشنگی ہے۔ ہمارے پاس کوئی ڈرافٹس مین نہیں تھا۔ پہلے کانسٹی ٹیوشن بنا تھا ۱۹۵۶ء میں۔ اس سے پہلے ڈرمٹن کو رکھا تھا ایکسپرٹ۔ بڑا مشہور تھا۔ ڈرافٹس مین تھا۔ آسٹریلیا کا تھا یا کہاں کا تھا۔ وہ مشورہ دیتا تھا۔ پھر جیننگز بڑے مشہور تھے۔ انہوں نے سری لنکا کا بھی آئین بنایا تھا۔ پھر وہ ایڈوائزر رہے۔ وہ زبان کو پالش کیا کرتے تھے۔

سوال... ان دونوں کی خدمات ۱۹۵۶ء کے آئین کے لئے حاصل کی گئیں؟

جواب... خواجہ صاحب (خواجہ ناظم الدین) کا ۱۹۵۴ء کا آئین ہو بن نہیں سکا تھا۔

سوال... نافذ نہیں ہو سکا تھا۔

جواب... تب ڈرمٹن تھے۔ جیننگز ایڈوائزر تھے ۱۹۵۶ء میں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔

سوال... آپ نے دیکھا کہ ۱۹۷۳ء کے آئینی مسودے کی زبان میں کچھ تشنگی ہے۔

جواب... میں نے کہا کہ اس میں زبان کو پالش کرنے کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں' کیا کریں۔ میں نے (بھٹو صاحب سے) کہا ظفر اللہ خاں اچھے ایکسپرٹ ہیں۔ ان کی زبان اچھی ہے۔ ان کا تجربہ بھی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جا کے انہیں دکھا دیتا ہوں کہ وہ ٹھیک کریں' تبدیل کریں یا مشورہ دیں۔ انہوں نے کہا' ٹھیک ہے۔ وہ اس وقت انٹرنیشنل کورٹ چھوڑ چکے تھے۔ میں گیا۔ میں ان سے ملا۔ انہوں نے دیکھا اس کو۔ پھر ہم اکٹھے بیٹھے ایک دن۔ تین نشستیں کیں ہم نے۔ انہوں نے کچھ تجویزیں بھی دیں وہ ٹھیک تھیں۔ ٹھیک ہے میں ان کے پاس (لندن) گیا تھا۔

سوال... آئین میں کسی خاص تبدیلی کے لئے ہیں۔

جواب... پالیسی کی بات نہیں تھی۔ صرف زبان کی درستگی کے لئے۔

سوال... تاکہ زبان کانسٹی ٹیوشنل ہو جائے۔

جواب... زبان کانسٹی ٹیوشنل ہو جائے۔

سوال... ان کی تجاویز کیا تھیں؟

جواب... تجاویز نہیں تھیں۔ لکھا ہوا تھا' غیر مسلم' قادیانی ہیڈ آف دی اسٹیٹ نہیں بن سکتا۔ پرائم منسٹر نہیں بن سکتا۔ یہ ہم نے شامل کیا تھا اس میں۔ یہ میری تجویز تھی۔ ڈرافٹنگ کمیٹی کی میٹنگ تھی۔ بھٹو صاحب پریزائیڈ کر رہے تھے۔ کہنے لگے' گڑبڑ ہو گئی ہے۔ یہ فیصلہ تو ہو چکا تھا کہ پریذیڈنٹ مسلمان ہو گا۔ اس وقت پریذیڈنٹ کی بات ہو رہی تھی۔ کیونکہ اس وقت صدارتی تھا۔ وہ کہہ رہے تھے' نورانی صاحب' مفتی محمود کہ مسلمان کی تعریف بھی تو کرو نا۔ کل کو کوئی قادیانی بیٹھ جائے گا۔ ہیڈ آف دی اسٹیٹ ہو جائے گا۔ تو اس میں گڑبڑ ہو گئی کہ کیا تعریف ہو؟ قیوم خاں مخالفت کر رہے تھے۔ جے اے رحیم مخالفت کر رہے تھے۔ بھٹو صاحب مجھے کہنے لگے کہ پھنسے ہوئے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ میں نے کہا ایک آدمی ہے جس کا سارا مسئلہ ہے۔ آپ کانسٹی ٹیوشن میں ڈیکلریشن ڈال رہے ہیں۔ اس کی بجائے اس کی قسم میں ڈال دیں۔ وہ جو حلف اٹھاتا ہے اس میں ڈال دیں کہ میں مسلمان ہوں وغیرہ۔ سب اگری کر گئے کہ ٹھیک ہے۔ یہ میں نے تجویز دی تھی۔ اس کے بعد یہ کر دیا گیا کہ (صدر) مسلمان ہو گا۔ ختم نبوت پر اس کا عقیدہ ہو گا۔ یہ اور وہ۔ پرائم منسٹر کا رکھ دیا بعد میں۔

سوال... چودھری صاحب نے اس پر کیا کہا؟

جواب... چودھری صاحب نے دیکھا اس کو۔ کہتے ہیں یار تم کیا باتیں کرتے ہو۔ میں اس کے باوجود قسم لے سکتا ہوں۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں قسم کے لئے تیار ہوں۔ ہم تو نہیں کہتے کہ آنحضرت (ﷺ) خاتم

لتیبیں نہیں تھے۔ ہم تو مانتے ہیں۔ وہ (مرزائی) تو اور (Twist معنی) دیتے ہیں نا اس کو۔

سوال۔۔۔ کوئی خاص تجاویز نہیں دیں؟

جواب۔۔۔ زبان کی بات تھی۔ ٹیکنیکل بات تھی۔ تیار ہو چکا تھا۔ صرف اس کو پالش کرنا تھا۔

سوال۔۔۔ مشہور ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دلوانے میں شاہ فیصل کا بھی دباؤ تھا؟

جواب۔۔۔ مجھے نہیں پتہ۔

سوال۔۔۔ اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں بھٹو صاحب کے حوالے سے چودھری صاحب راوی ہیں۔۔۔۔ "یوں تو انہوں نے حضرت صاحب کو ایک دفعہ ملاقات کے لئے بلایا اور باتوں کے دوران ادھر ادھر دیکھا اور کہا کہ یہاں قرآن کریم نہیں ورنہ میں قرآن کریم ہاتھ میں لے کر قسم کھا سکتا ہوں کہ میں آپ کو مسلمان ہی سمجھتا ہوں۔" (بحوالہ "سیاسی اتار چڑھاؤ")

جواب۔۔۔ ویسے بھٹو صاحب نہیں چاہتے تھے۔

سوال۔۔۔ بھٹو صاحب مرزائیوں کو اقلیت قرار نہیں دینا چاہتے تھے۔

جواب۔۔۔ نہیں۔

سوال۔۔۔ پھر کیوں اقلیت قرار دے دیا۔

جواب۔۔۔ انہوں نے کہا تھا کہ پہلے ہماری بات سنیں۔ ہمیں موقع دیں۔ پھر یہ ہوا کہ مولوی سوال پوچھیں گے تو بے عزتی کریں گے۔ جے اے رحیم نے کہا کہ اٹارنی جنرل کے ذریعے سوال پوچھیں۔ یہ فیصلہ ہوا۔ میں نے مرزا ناصر احمد پر جرح کی۔ جرح ختم ہوئی۔ میں اسمبلی میں اختتامی تقریر کر رہا تھا۔ جو کچھ ہوا تھا اس کا خلاصہ بتا رہا تھا ہاؤس کو کہ کس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ صاحبزادہ فاروق علی خاں اسپیکر تھے۔ دو دفعہ میرے پاس چٹ آئی کہ پرائم منسٹر بلا رہے ہیں۔ وہ راولپنڈی میں تھے۔ میں اسلام آباد میں تھا۔ بھاگا وہاں گیا۔ کوثر نیازی بیٹھا تھا۔ مصطفیٰ صادق بیٹھا تھا۔ بیگم بھٹو بیٹھی تھیں۔ بیگم بھٹو نے کہا کہ آج آپ انہیں اقلیت قرار دے رہے ہیں کل آپ شیعہ کو بھی بنائیں گے۔ یہ تو پھر سلسلہ چلتا ہی رہے گا۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ بھٹو صاحب کہتے ہیں' میری بیوی ناراض ہے۔ انہیں (مرزائیوں کو) چھوڑ دیں۔ میں نے کہا' میں کیسے چھوڑوں۔ آپ نے مجھے پھنسایا۔ میں تو نہیں بنانا چاہتا ان کو بیچارں۔ آپ ہی نے میرے ذمہ یہ کام لگایا تھا کہ آپ ہی ان سے سوال پوچھیں۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ کوئی بھی ہو ان کو اقلیت قرار دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ مرزا صاحب (مرزا ناصر احمد) نے بات ہی ایسی کہہ دی ہے۔ بھٹو صاحب کہنے لگے' مرزا صاحب میرے پاس آئے تھے کہ اٹارنی جنرل کو روکو مجھ سے سوال نہ پوچھے' چھ سات دن گزر گئے۔ بھٹو صاحب کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کیا بات ہوئی۔ مرزا صاحب نے کہا کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا' کیا غلطی ہوئی آپ سے۔ کہنے لگے' میں کوئی بات کہہ چکا ہوں۔ میں نے انہیں کہا کہ میں اسے (اٹارنی جنرل کو) کہہ دیتا ہوں کہ پھر پوچھ لے۔ کہنے لگے نہیں' میں نہیں کر سکتا۔ میں نے پوچھا' کیوں نہیں کر سکتے۔ کہتے ہیں' میرے عقیدے کی بات ہے۔

سوال۔۔۔ کیا غلطی ہو گئی ان سے؟

جواب۔۔۔ انہوں نے خطبے میں کہا تھا کہ اگر میں کہوں کہ میں مسلمان ہوں تو مولانا مودودی' مفتی محمود یا بھٹو کا یہ حق نہیں پہنچتا کہ کہیں کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ انہوں نے اس کی کاپیاں انگریزی میں ٹرانسلیٹ کر کے دی تھیں آگے۔ میں نے کہا' آپ نے یہ بات کی ہے۔ کہتے ہیں' ہاں میں نے یہ بات کی ہے۔ غلط کی ہے؟ میں نے کہا نہیں بالکل ٹھیک کہتے ہیں آپ۔ اگر آپ کہیں کہ بھٹو صاحب' مفتی محمود اور مولانا مودودی مسلمان نہیں ہیں تو ان کو بھی حق ہے کہ کہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں۔ کہتے ہیں' ہاں۔ میں نے کہا' میں آپ کی بات کر رہا ہوں۔ سوچ میں پڑ گئے۔ کہنے لگے ہاں۔ میں نے کہا Stay یہ بات آپ نے کی ہے۔ مرزا بشیر احمد جو کہ آپ کے' مرزا ناصر احمد کے' چچا ہیں اور مرزا بشیر الدین محمود جو تھے نا' ان کے چھوٹے بھائی۔ ایم ایم احمد کے والد۔ انہوں نے یہ کتاب لکھی ہے کہ جو موسیٰؑ کو مانتا ہے' عیسیٰؑ کو نہیں مانتا۔ جو عیسیٰؑ کو مانتا ہے وہ محمد (ﷺ) کو نہیں مانتا۔ جو محمد (ﷺ) کو مانتا ہے مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ جو مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ پکا کافر ہے۔ میں نے کہا' آپ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہتے ہیں' ہاں۔ میں نے کہا' میں نہیں مانتا۔ مفتی محمود نہیں مانتے کہ نبی ہیں مرزا صاحب۔ مولانا مودودی' مفتی محمود اور بھٹو آپ کے پوائنٹ آف ویو سے سب کافر ہو گئے۔ اگر وہ کافر ہیں تو آپ انہیں کافر کہتے ہیں یا مسلمان کہیں گے۔ پھنس گئے۔ کہنے لگے' ہاں۔ میں نے کہا' دائرۂ اسلام ہے۔ اس سے باہر کون ہے۔ اندر کون ہے۔ حقیقی مسلمان کی انہوں نے تعریف کی تھی گیارہ بارہ صفحات کی کہ کیا ہے حقیقی مسلمان۔ میں نے کہا' حقیقی مسلمان آپ کے نزدیک یہ ہے۔ آج کل حقیقی مسلمان نہیں ہے آپ کے زمانے میں؟ آنحضرت (ﷺ) کے بعد کتنے گزرے؟ کہنے لگے بہت۔ بہت ہیں۔ میں نے کہا' کتنے ہیں؟ پانچ ہیں۔ دس ہیں۔ سو ہیں۔ ہزار ہیں۔ لاکھ ہیں۔ کہتے ہیں لاکھوں ہیں۔ میں نے پوچھا۔ آج کل بھی ہیں۔ کہا' آج کل بھی ہیں۔ میں نے پوچھا' غیر احمدی بھی ہیں۔ کہتے ہیں' نہیں۔ حقیقی مسلمان میں غیر احمدی نہیں ہو سکتا۔ اس پر مرزا ناصر احمد نے بھٹو صاحب سے کہا تھا کہ غلطی ہو گئی۔ میں نے کہا غلطی ہوئی پھر یہ نہ کہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں۔ بات ختم کریں۔ جب آپ کہتے ہیں کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ غیر احمدی حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا تو پھر یہ کیسے توقع رکھتے ہیں۔ عزیز احمد جیسے بلکہ شیخ رشید جیسے بیٹھے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ انہیں غیر مسلم نہ بنایا جائے۔ کہنے لگے یہ تو خود ہی اس طرف چلے گئے۔ بھٹو صاحب نہیں چاہتے تھے۔ میں نہیں چاہتا تھا۔ کوئی نہیں چاہتا تھا۔ لیکن ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ وہ تو انہوں نے بین کر دی تھی ورنہ آپ ساری کارروائی پڑھ لیں بڑی دلچسپ ہے۔ گیارہ دن میں نے ان پر جرح کی ہے۔

سوال۔۔۔ اسمبلی میں۔

جواب۔۔۔ اسمبلی میں۔ ساری اسمبلی کی کمیٹی بنادی تھی۔ اور کہا گیا تھا کہ یہ ساری کارروائی سیکرٹ ہو گی تاکہ لوگ اشتعال میں نہ آئیں۔ ماریں گے۔ کچھ کریں گے۔ میں نے ان پر سوالات کئے تھے گیارہ دن۔

سوال۔۔۔ چودھری ظفر اللہ خاں نے مجھے بتایا تھا کہ انہیں صاحبزادہ فاروق علی خاں نے کہا کہ اگر وہ کارروائی شائع کر دی جائے تو آدھا پاکستان احمدی ہو جائے؟

جواب۔۔۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جی۔ ماریں گے لوگ انہیں۔

سوال۔۔۔ اچھا۔

جواب۔۔۔ ہاں۔

سوال۔۔۔ پھر صاحبزادہ صاحب نے یونہی کہہ دیا ہو گا۔ یا پھر چودھری صاحب کو بات سمجھنے میں غلطی لگی ہو گی؟

جواب۔۔۔ چھاپ لیں۔ ہمیں کیا اعتراض ہے۔ اگر ان کی رضا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ٭

سوال۔۔۔ وہ رپورٹ ان کے خلاف جاتی ہے۔

جواب۔۔۔ ان کے خلاف جاتی ہے۔

سوال۔۔۔ مرزائیوں کے اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد آپ کی چودھری ظفر اللہ خان سے ملاقات ہوئی؟

جواب۔۔۔ چودھری صاحب مجھ سے اکثر ملتے تھے۔ میں ان سے ملتا تھا۔ مہربان تھے۔ اور اچھی بات چیت ہوتی تھی۔ لیکن اس کے بعد وہ کچھ کھچے کھچے سے رہے۔ جاوید اقبال نے ایک دن لنچ دیا تھا ڈاکٹر جاوید اقبال۔ وہ اس وقت جج تھے ہائی کورٹ میں یا چیف جسٹس تھے۔ مجھے یاد نہیں۔ چودھری صاحب کو ہمیشہ دعوت دیتے تھے (دیکھ لیں علامہ اقبال کے بیٹے کے کارنامے۔ ناقل)۔ پہلے بھی ایک دو دفعہ میں گیا تھا۔ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد جب گیا تو چودھری صاحب کھچے کھچے سے تھے۔ حالانکہ وہ مجھ سے بات کرتے تو میں ان کو بتاتا کہ قصور آپ کے مرزا صاحب کا ہے۔ میرا کیا ہے۔ میں ان کو صاف صاف بتاتا کہ صاحبزادہ فاروق علی سے کیا بات کی۔ مجھ سے کیا بات ہوئی۔

سوال۔۔۔ اس کے بعد چودھری صاحب کے ساتھ تعلقات میں پہلے والی گرمجوشی رہی؟

جواب۔۔۔ بعد میں پھر مجھ سے ملے تھے۔ ٹھیک تھے ویسے۔ وہ پہلے والی دوستی تھی نا ہماری وہ نہیں رہی۔

سوال۔۔۔ جنرل گل حسن اور ایئر مارشل رحیم خان کے متعلق یہ بات عام ہے کہ وہ بھی بھٹو صاحب کا تختہ الٹ رہے تھے۔

جواب۔۔۔ کچھ بات تھی۔ چھٹی دے دی تھی ان کو۔ لے گئے تھے۔ بلا کے قید کر لیا تھا۔

باقی ص ۲۶ پر

از انجمن آراء صدیقی

زمین کے ممکنہ خدوخال قرآن کی نظر میں

وفی الارض قطع متجورت ترجمہ:۔ ”اور زمین میں قسم قسم کے ٹکڑے ہیں جو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔“ (پارہ ۱۳ سورہ مبارکہ الرعد آیت کریمہ ۴)

چند لفظوں پر مشتمل اس آیت مبارکہ میں علم کا بے بہا خزانہ بند ہے اگر یہ کہا جائے کہ دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ کیونکہ سائنسی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ زمین کی سطح سے لیکر اس کی عمیق گہرائیوں تک انواع و اقسام کے ٹکڑے ہیں جو کہ طبعی، کیمیائی اور دیگر خصوصیات میں ایک دوسرے سے یکسر مختلف ہیں اور جو کہ ٹھوس، سخت، مستحکم، شکستہ، نیم پگھلی ہوئی، مائع اور دہکتی ہوئی سرخ انگارہ جیسی حالتوں میں پائی جاتی ہیں جو کہ مختلف رفتار اور ولاسٹی سے حرکت کرتی ہیں، مختلف درجہ حرارت کی حامل اور کم کثافت سے بلند کثافت پر مبنی چٹانی اجسام پر مشتمل ہیں اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں جس کا کہ ادراک و احساس آج کے جدید ترین دور کی سائنس دانوں کی تحقیق اور جستجو سے منظر عام پر آ سکا اور جس کا علم قرآن المبین نے آج سے چودہ سو سال قبل جب کہ یہ دنیا بحر ظلمات میں غوطہ زن تھی عطا کر دیا تھا جس کی تصدیق آج ممکن ہو سکی ہے۔ اگر چہ کہ کرہ ارض کی ساخت اور بناوٹ کی سائنسی معلومات کا آغاز انیسویں صدی میں ہی ہو چکا تھا مگر زمین کی اندرونی ساخت کا علم بالواسطہ مشاہدوں جیسے شہاب و ثاقب کا مطالعہ اور جدید ٹیکنالوجی مثلاً“ زلزلی طریقے کا مرہون منت ہے۔ ۶۳۷۰ کلو میٹر موٹائی کی حامل زمین اپنی بیرونی اور اندرونی ساخت میں طبعی خصوصیات اور کیمیائی اجزائے ترکیبی سے شناخت کی جاتی ہے۔ مثلاً“ زمین کا وہ حصہ جو سطح زمین سے ۱۰۰ کلو میٹر گہرائی تک واقع ہے ٹھوس، مستحکم، سخت اور شکستہ حالت اور کم کثافت کے حامل چٹانی اجسام پر مشتمل ہے اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ زمین کا بیرونی پرت یا کھال کوئی سلم و مسلسل ایک چٹانی بلاک نہیں بلکہ مختلف اور بکثرت پلیٹز بلاکس اور ٹکڑوں سے مل کر بنی ہے جس کے بیس کے قریب جسامت اور ساخت کی نشان دہی ہو چکی ہے جس کی کثافت تین ہے جب کہ زمین کے اندرونی حصے کی بلند کثافت یعنی اوسط کثافت ۵.۵ ہے اس لئے زمین کے بیرونی کرے کی چٹانیں اپنے نیچے موجود کمزور کرہ پر تیرتی رہتی ہیں جیسے سمندر پر منوں ٹن وزنی برف کے تودے تیرتے رہتے ہیں اس کی وجہ بھی کثافت میں فرق ہے۔ زمین کے اس کرہ کو سائنسی زبان میں لیتھواسفیر بھی کہتے ہیں یعنی لیتھوااسفیر پلیٹس یا ٹکڑے مختلف رفتار اور ولاسٹی سے حرکت کرتے یا تیرتے ہیں ان کی اوسط ولاسٹی ۶ سے ۹ سینٹی میٹر سالانہ ہے۔ ان میں سے بعض چار سینٹی میٹر سالانہ اور ۲ سینٹی میٹر سالانہ حرکت کرتی ہیں۔ لیتھواسفیر پلیٹس کی مختلف ساخت اور مختلف رفتار اور ولاسٹی سے حرکت عمل آتش گیری کا باعث بنتا ہے اور ارضی محلول میں تبدیل ہو کر اور زبردست دباؤ کے تحت دوبارہ سطح زمین پر نمودار ہو کر گراں قدر معدنی ذخائر کی تشکیل تو کرتا ہے۔ ۳۵۰ کلو میٹر کی گہرائی میں ارضی بلند تپش کی وجہ سے چٹانی جسم نیم پگھلی ہوئی حالت میں پائی جاتی ہے۔ جیسے ڈامر، تانی یا پلاسٹک کی طرح لچکدار خصوصیات کی حامل ہوتی ہے آسانی سے اپنی حالت تبدیل کر سکتی ہے۔ زمین کے بالائی سطح کی چٹانوں کے مقابلے میں یہ حصہ کمزور، شکستہ اور نسبتاً“ کم ولاسٹی اور بلند کثافت پر مبنی ہوتا ہے۔ زمین کے یہ دونوں کرے طبعی اور کیمیائی اعتبار سے مختلف ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں ۳۵۰ کلو میٹر سے ۲۸۸۳ کلو میٹر گہرائی کے بعد زمین کا مرکزہ شروع ہو جاتا ہے اور ۶۳۷۰ کلو میٹر کی گہرائی تک درجہ حرارت، ۴۰۰۰ ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے اس کے باوجود یہ حصہ سخت اور ٹھوس حالت میں پایا جاتا ہے جب کہ بلند درجہ حرارت کے سبب مرکزہ کا اطراف مائع حالت میں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ زمین کی بیرونی کرے کا بے پناہ، بے تحاشہ اور شدید دباؤ اور بوجھ ہے جس کی وجہ سے بلند تپش کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں جو اسے ٹھوس حالت رکھے ہوئے ہے اس کی کثافت اور ولاسٹی بھی زیادہ ہوتی ہے زمین کا یہ زیریں حصہ ایسا ٹھوس نہیں ہوتا جیسا کہ عام زمینی چٹانیں عام حالتوں میں پائی جاتی ہیں بلکہ گرم سرخ لوہے کے مانند دہکتا ہوا ٹھوس سرخ انگارہ۔

اسی طرح کیمیائی اجزائے ترکیبی کی بنیاد پر زمین کی ساخت کی کئی اقسام ہیں جو کہ اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے ایک دوسرے سے قطعی مختلف ہے مثلاً“ زمین کا بالائی حصہ جس پر تمام جاندار مخلوقات رہتی ہے ایسے معدنیات اور نامیاتی اجزاء سے مل کر بنا ہے جس میں ہر قسم کی نباتات پروان چڑھتی ہے اور زراعت کو فروغ ہوتا ہے۔ زمین کی خاک ایسے سیلیکا سے مل کر بنی ہے جس میں لوہا، المونیم، کیلشیم، ، میگنیشیم، پوٹاشیم، سوڈیم اور نکل وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ البتہ زمین کی عمیق گہرائی سے بتدریج اوپر کی طرف ہلکی کثافت کے عناصر کی مقدار زیادہ ہوتی جاتی ہے مثلاً“ پوٹاشیم اور سوڈیم وغیرہ اور بھاری کثافت کے اجزاء کی فیصد مقدار کم ہوتی جاتی ہے مثلاً“ لوہا، نکل، میگنیٹ وغیرہ زمین کے اس چٹانی حصے کی دبازت اور موٹائی براعظم میں صفر سے ۳۵ تا ۴۰ کلو میٹر اور بحر اعظم میں ۵ کلو میٹر معلوم کی گئی ہے عالمی تسلیم شدہ پیمانے کے مطابق کرسٹ کی مجموعی گہرائی ۳۵ کلو میٹر ہے جس میں سے ۳۰ کلو میٹر کا بالائی حصہ کم کثافت کی حامل براعظمی چٹان گرینائیٹ پر مشتمل ہے جب کہ سمندری فرش بھاری کثافت والے اجزاء بسالٹ کرسٹ جیسی ساخت پر مبنی ہے۔ اسی طرح زمین سے ۳۵ کلو میٹر سے ۱۰۰۰ کلو میٹر کی گہرائی تک ایسی چٹانی اجزاء پر مشتمل ہے جس میں سیلیکا (یعنی لوہے میگنیشیم کا آمیزہ) کی مقدار ۴۵ فیصد سے کم ہوتی ہے جب کہ ۱۰۰۰ سے ۲۹۰۰ کلو میٹر کی گہرائی تک ایسی چٹانی اجزاء ہوتی ہیں جس میں سیلیکا کی مقدار ۵ تا ۵۲ فیصد ہوتی ہے۔ یہ میگنیشیم اور لوہے کا گراں قدر آمیزہ ہے۔ اس سے مزید گہرائی میں یعنی ۲۹۰۰ کلو میٹر تا زمین کے مرکزہ تک ۶۳۷۰ کلو میٹر گہرائی تک اس کی اجزائے ترکیبی لوہے اور نکل کا مجموعہ ہے اس کے علاوہ دیگر بلند کثافت والے معدنی سالمات بھی پائے جاتے ہیں زمین کا (کہ شدید گرم ہونے کے باوجود ٹھوس حالت میں ہے اس کی وجہ اس پر پڑنے والا بے حد و بے حساب بوجھ ہے البتہ مرکزہ کا اطراف پگھلی اور نیم پگھلی حالت میں ہے زمین کی یہ ممکنہ خدوخال طبعی اور کیمیائی خصوصیات نے پوری کائنات کو مناسب اور متوازن اکائی کی احاطہ کئے ہوئے ہے۔

والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم ترجمہ:۔ ”اور زمین میں پہاڑ بنا دیئے تاکہ زمین تم کو لے کر جھک نہ پڑے (

ڈانوا ڈول نہ ہو) (پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت مبارکہ ۱۵ پارہ ۲۱ سورۃ لقمان آیت شریف ۱۰) **وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بھم** ترجمہ :۔ "اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ زمین ان کو لے کر جھکنے نہ لگے" پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت کریمہ ۳۱) **والقینا فیھا رواسی** ترجمہ :۔ "اور اس میں بھاری بھاری پہاڑ رکھ دیئے ہیں" (پارہ ۱۴ سورۃ الحجر آیت مبارکہ ۱۹) **والجبال ارسھا** ترجمہ :۔ "اور پہاڑوں کا بوجھ زمین پر رکھا" (پارہ ۳۰ سورۃ نازعات آیت کریمہ ۳۲)

متذکرہ بالا آیات مبارکہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دنیا میں پھیلے ہوئے یہ پہاڑوں کے سلسلے کو بے مقصد پیدا نہیں کیا بلکہ اس کا مقصد دنیا کو توازن بخشنا ہے اگر زمین پر پہاڑ نہ ہوتے تو زمین بھی موجودہ حالت میں نہ ہوتی بلکہ ہر لحظہ ڈانو ڈول رہتی اور ادھر ادھر جھکتی اور لڑھکتی رہتی اور جاندار مخلوق کے لئے اس پر رہنا مشکل ہو جاتا اور آج جیسا ممکنہ قرار اور توازن میسر نہ آتا۔ ہمارے لئے قرار گاہ نہ ہوا اگرچہ کہ قرآن کریم نے پہاڑوں کے بارے میں ۱۴ سو سال پہلے بتا دیا تھا مگر اس سلسلے میں انسانوں کا علم صفر رہا البتہ جدید دور کے ماہر ارضیات اور جغرافیہ دان پر پہاڑوں کی حیثیت کا انکشاف جدید علم اور ٹیکنالوجی کی مدد سے ہوا۔ جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے زمین کی ساخت سے متعلق ناقابل یقین انکشاف ہو رہے ہیں اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ پہاڑوں کا اس طرح زمین پر **استحکام** ہوتا نہ صرف یہ کہ اپنے اندر بے بہا خزانہ معدنیات لئے ہوئے ہے بلکہ زمین کے لئے قدرتی توازن کا کام بھی سر انجام دے رہا ہے۔ اسے سائنسی اور جغرافیائی اصطلاح میں نظریہ توازن **آئسوسٹیسی** کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ زمین مختلف ٹکڑے اور ٹکڑوں سے مل کر بنی ہے اور یہ ٹکڑے یا پلیٹس مختلف کثافت، مختلف طبعی اور کیمیائی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں مختلف رفتار اور روانی سے حرکت کرتے ہیں اور جب یہ لیتھو اسفیر پلیٹس حرکت کرتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب آ جاتے ہیں اور ٹکرا جاتے ہیں۔ زبردست تصادم کے نتیجے میں بلند کثافت کی حامل لیتھو اسفیر پلیٹ کم کثافت کی لیتھو اسفیر پلیٹ کے نیچے چلی جاتی ہے اور اس حرکت اور تصادم کے دوران کچھ حصہ زمین کی بلند تپش اور بھاری کثافت کی حامل اور نیم پگھلی ہوئی چٹانوں کے حدود میں داخل ہو کر پگھل کر ارضی محلول میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور زبردست ارضی دباؤ کے تحت یہ ارضی محلول سطح زمین پر نمودار ہو کر نہ صرف گراں قدر معدنی خزائن کا ذریعہ بنتے ہیں بلکہ زمین پر زبردست میخ اور توازن کا کام کرتا ہے۔ یہاں لیتھو اسفیر پلیٹوں سے کم کثافت والے مادہ سے نرے پہاڑوں کے سلسلے کھڑے ہو گئے تو دوسری طرح سمندری فرش بھاری کثافت کی حامل چٹانوں سے بنی اور اس طرح سمندر اور عظیم پہاڑی سلسلوں کے درمیان ایک قدرتی توازن برقرار ہے۔ اور زمین پر بسنے والی مخلوق کو امان اور قرار بخشتا ہے۔

وھو الذی مد الارض ترجمہ :۔ "اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلا دیا۔" (پارہ ۱۳ سورۃ الرعد آیت مبارکہ ۳) **والارض مددنھا** ترجمہ :۔ "اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے۔" (پارہ ۱۴ سورہ الحجر آیت مبارکہ ۱۹) **والارض بعد ذلک دحھا** ترجمہ :۔ "اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا۔" (پارہ ۳۰ سورۃ النزعت آیت شریف ۳۰)

مندرجہ بالا قرآن البیان کے مطابق زمین کی موجودہ حالت جو ہمارے سامنے اس وقت ہے پہلے ایسی نہ تھی بلکہ انتشار براعظم کے بعد کی یہ صورت حال ہے جس کا علم جدید سائنس دانوں کو زمین اور اس پر واقع مخلوقات و موجودات کے تقابلی علم، مشاہدے اور تجزیہ کے بعد ہو سکا مگر قرآن کریم نے زمین پر بیتی گزری داستان ماضی، حال ور مستقبل سب کا حال واشگاف الفاظ میں ۱۴ سو سال پہلے قرآن المبین میں بیان فرما دیا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن الحکمت کا علم ماضی حال اور مستقبل سب کا بیک وقت احاطہ کئے ہوئے ہے۔ **یقیناً** اور بلا شبہ یہ ایک زبردست علم اور حکمت والے کا کلام ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ تحقیق کی آراء کے مطابق کسی زمانے میں زمین کے تمام براعظم اور خشکی کے تمام ٹکڑے ایک ہی زمین کے حصے تھے اور زمین پر اس طرح کے نشیب و فراز، سمندر، گھاٹیاں اور پہاڑی سلسلے نہ تھے۔ بعد میں پھٹ کر سطح زمین پر پھیل گئے اس نظریہ کی بنیاد سائنس دانوں کا وہ مشاہدہ اور وہ مماثلت ہے جو کہ براعظموں کے درمیان پائی جاتی ہے اگر زمین کے مختلف ٹکڑوں کو قریب لایا جائے تو وہ سب کے سب آپس میں اس طرح جڑ سکتے ہیں جیسے کہ ایک ہی زمین کا حصہ ہوں اس جدید ترین نظریہ کو نظریہ انتشار براعظم کا نام دیا گیا ہے ماہر ارضیات، **طبعیات**، حیوانیات و نباتات کے مشاہدے سے اس نظریہ کو تقویت ملی مختلف براعظم جو کہ دریاؤں، سمندروں، پہاڑوں کی وجہ سے مختلف حصوں میں بٹ گئے ہیں ان کی چٹانوں، پودوں اور جانوروں میں بڑی مماثلت پائی جاتی ہے اور اس کے علاوہ ان ٹوٹے ہوئے چٹانوں کا رخ بھی یہ ثابت کرتا ہے کہ ماضی بعید میں وہ مخصوص چٹانوں کا حصہ رہے ہوں گے۔ اس کے علاوہ ماہر فلکیات اور طبعیات نے ابتدائے کائنات اور آغاز نظام شمسی سے متعلق جو حقائق پیش کئے ہیں اس سے بھی زمین کی ممکنہ خدوخال کا پتہ چلتا ہے مثلاً "شروع میں سورج موجودہ حیثیت کے برعکس بہت بڑا رہا ہوگا اور دوران گردش اس میں سے متعدد فلکی ٹکڑے ٹوٹ کر الگ ہوئے ہوں گے جس میں ہماری زمین بھی شامل ہے کیونکہ شہاب و ثاقب کے تجزیہ سے یہ واضح ہے کہ زمین بھی فلکی اجسام میں سے ایک ہے۔ اس وقت زمین بھی گرم رہی ہوگی جو وقت کے ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوئی جس کے دوران طوفان دھواں بادل بجلی، بارش، سیلاب زلزلے اور ٹوٹ پھوٹ کے ذریعہ یہ عمل پایہ تکمیل کو پہنچا اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے **نتیجتاً** پہاڑ اور سمندر وغیرہ وجود میں آئے زمین کی وہ چٹان جو کہ کم کثافت اور ہلکی عناصر میں مبنی تھیں عمل آتش گیری کے ذریعہ اوپر آ گئیں اور پہاڑوں کی شکل میں نمودار ہوئیں جب کہ بھاری کثافت رکھنے والی چٹانیں نشیب میں چلی گئیں اور مسلسل بارش اور سیلاب نے ان کو پانی سے بھر دیا جو کہ عمل بخارات کا لازمی نتیجہ تھا۔

مندرجہ بالا آیات کریمہ اور جدید ترین سائنسی علوم فنون پر اگر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جدید علوم و انکشافات اور جدید دور قرآن کریم میں درج علوم و فنون کی تصدیق و توثیق کا دور ہے کیونکہ جدید ترین علم اور ٹیکنالوجی کی مدد سے جو علوم منظر عام پر آ رہے ہیں سوائے اس کے کہ وہ قرآن البیان کی تصدیق کریں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔

لیس لہ نظیر فی العالم
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صدیوں بعد

جامعہ اسلامیہ منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں حفظ بخاری

کا شعبہ قائم ہو چکا ہے اور اب تک تین حفاظ بخاری (متن و سند) فارغ ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ و المنہ۔ امسال داخلہ جاری ہے

شرائط ۱۔ حافظ قرآن۔ ۲۔ فارغ التحصیل عالم جید ہو۔ ۳۔ طلباء جس مدرسہ سے فارغ ہوں اس کے مہتمم یا شیخ الحدیث کا تصدیق نامہ ذکاوت و تدین۔ ۴۔ تمام رخصتیں منسوخ (دیگر امور بالمشافہ) ماہ داخلہ الاول فالاول۔

مراعات قیام طعام، نقد وظیفہ ایک ہزار روپیہ ماہوار، پہلے ماہ میں تین سو روپے ماہانہ، اس کے بعد ہر ماہ ایک سو روپے اضافہ حتیٰ کہ ساتویں ماہ ایک ہزار پھر ہر ماہ ایک ہزار روپیہ۔ دورۂ حدیث کے طلباء کا وظیفہ ۲۷۵ روپے ماہانہ۔ جامعہ ہذا میں قرآن پاک حفظ و ناظرہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق ہوتی ہے۔ غیر حضرات کے لئے نادر موقع۔

المعلن : محمد یعقوب ربانی خادم حدیث و مہتمم جامعہ اسلامیہ محلہ درس والا۔ منڈی فاروق آباد (ضلع شیخوپورہ)

میں قادیانی نہیں' مجھے قادیانی کہنے والے قادیانیوں کے آلہ کار ہیں

ہفت روزہ ختم نبوت شمارہ نمبر۴۶ جلد نمبر۱۲ میں بعض ثقہ افراد نے کے پی ٹی کے سربراہ شعبہ تعلیم کے سربراہ کے بارے میں بتایا کہ وہ قادیانی ہیں ادارہ نے ان افراد کی تصدیق پر خبر شائع فرمانا مناسب سمجھا۔ خبر کی اشاعت کے بعد صاحب واقعہ نے بھی تردید کی اور علماء کرام نے بھی اس کی تردید کی توثیق و تصدیق کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سہو پر اللہ رب العزت کے حضور معافی طلب کرتے ہوئے کے پی ٹی کے شعبہ تعلیم کے سربراہ جناب افتخار احمد نیازی سے معذرت خواہ ہے۔ اس کی طرف سے تردید اور علماء کرام کی تصدیق کی جا رہی ہے جن حضرات نے یہ خبردی ادارہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

حلف نامہ

میں مسمی منیجر افتخار احمد بن فقیر محمد منیجر شعبہ تعلیم و تربیت کراچی پورٹ ٹرسٹ حلفاً "یہ اقرار کرتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک لہ ہے اور حضرت محمد نبی کریم قیامت تک آخری سچے نبی و رسول ہیں آپ کی تشریف آوری کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی (ظلی و بروزی) وغیرہ نہیں ہے اور ہر مدعی نبوت کافر دجال ہے مرزا غلام احمد قادیانی کافر دجال ہے اور قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میرے خلاف بعض خود غرض مفاد پرست عناصر نے جو شکوک و شبہات پھیلائے اور میری کردار کشی کی ہے وہ بالکل اختراع' بہتان اور جھوٹ پر مبنی ہیں۔ الحمد للہ اس سلسلے میں میرا دامن بالکل صاف اور بے داغ ہے قادیانیت سے میرا تعلق نہ پہلے تھا نہ اب ہے۔

دستخط

گواہ نمبر۱= محبوب احمد خطیب کے پی ٹی

گواہ نمبر۲= محمد احسان خطیب کے پی ٹی

العبد منیجر افتخار احمد نیازی

کے پی ٹی کے شعبہ تعلیم پر قادیانیوں کی بالا دستی نہیں' علماء کرام کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یقین دہانی

ہم تمام ائمہ مؤذنین کراچی بندرگاہ (کے پی ٹی) اس بات کی تردید کرتے ہیں کہ کراچی بندرگاہ کے شعبہ تعلیم و تربیت کے منیجر افتخار احمد نیازی کے بارے میں جہاں کہیں بھی قادیانیت کے بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں ہم تمام آئمہ و موذنین کرام اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ اس شخص کا قادیانیت فرقہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتے ہیں اور پکے مسلمان ہیں اور اپنے شعبے کو بڑی دیانت داری سے انجام دے رہے ہیں بعض مفاد پرست عناصر نے جو الزام لگائے ہیں وہ سراسر اپنی ذاتی مفاد پر مبنی ہیں ادارے کے سرپرست اعلیٰ سے التماس ہے کہ جلد از جلد اس شخص کے تردید کے بارے میں اپنا حکم صادر فرما کر مشکور فرمائیں تاکہ مزید ایک مسلمان کی دل آزاری نہ ہو مزید تحقیق کے لئے کمیٹی کے ارکان سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

منجانب کمیٹی ائمہ و موذنین کرام
کے پی ٹی

آئمہ کرام --- مولانا عبدالخالق' مولوی محبوب صدر کمیٹی' مولوی قاری محمد احسان سکریٹری جنرل' قاری محمد عباس سکریٹری اطلاعات' قاری محمد یوسف' قاری نور محمد' مفتی حسام اللہ شریفی' قاری خلیل اللہ' قاری محمد اجمل' قاری عطاالرحمان' قاری محمد طیب' قاری عبدالستا

ختم نبوت چوک مانسہرہ کا افتتاح
تقریب میں متعدد علماء کرام نے شرکت کی

مانسہرہ (پ ر) گزشتہ روز مانسہرہ میں پل مانسہرہ میں داخل ہوتے ہوئے پہلے چوک کو ختم نبوت چوک مزین کیا گیا یہ چوک عالمی مجلس تحفظ نبوت مانسہرہ اور بلدیہ مانسہرہ کے تعاون سے تیار ہوا اس بورڈ کو آویزاں کرنے کے لئے درج ذیل حضرات نے شرکت کی حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ' حضرت مولانا محمد علی صدیقی' مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضرت مولانا حمید اللہ' خطیب جامع مسجد وسطی لوہار بانڈہ مانسہرہ' حضرت مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی' خطیب جامع مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق آباد (اپر چھتی) مانسہرہ' حکیم محمد طارق دواخانہ مانسہرہ' حاجی عبدالقیوم خان خٹک ناظم دفتر جمعیت علمائے اسلام مانسہرہ' سلطان اقصر سپاہ صحابہ مانسہرہ' عبدالرؤف رونی' ختم نبوت یوتھ فورس مانسہرہ' ظہور عثمانی غازی کوٹ بھی شامل تھے۔

قادیانیت جیسے بدترین فتنہ کی سرکوبی کیلئے تمام مسلمان مل جل کر کام کریں

مولانا نذر عثمانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ قادیانیت جیسے بدترین فتنہ کی سرکوبی کے لئے تمام مسلمان مل جل کر کام کریں وہ کل مدینہ مسجد بھٹائی کالونی میں ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ ۵۳ء ۷۴ء ۸۴ء کی تحریکوں میں تمام مسلمانوں نے حضورؐ کے ان ازلی دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور کامیابی حاصل کی ملک میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سازشوں کو ختم کرنے کے لئے ایک بار پھر اسی جوش و جذبے کی ضرورت ہے مولانا عثمانی نے مزید کہا کہ ہم قادیانیت کے معاملے میں کسی رو رعایت کے قائل نہیں ہیں انہوں نے کہا کہ جو شخص رسول اللہ کا دشمن ہے وہ مسلمانوں کا دوست کبھی نہیں ہو سکتا مولانا نذر عثمانی نے آرمی چیف جنرل عبدالوحید سے اپیل کی کہ فوج میں اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کرکے صحیح العقیدہ مسلمانوں کو تعینات کیا جائے کیونکہ قادیانی جہاد کے منکر ہیں لہٰذا ملک و ملت کے دشمنوں کو ایسے عہدوں پر فائز ہونے سے روکا جائے۔

کورنگی سائٹ ایریا بھٹائی کالونی میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کورنگی حیدر آباد کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع مدینہ مسجد بھٹائی کالونی میں منعقد ہوئی جس میں عالمی مجلس کے مرکزی مبلغین نے عقیدہ ختم نبوت اور تردید مرزائیت پر ایمان افروز تقاریر کیں ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے اپنے بیان میں کہا کہ قادیانیت کا اسلام کے ساتھ سرے سے کوئی تعلق نہیں قادیانیت ایک تخریب کار تنظیم کا نام ہے مرزا غلام احمق قادیانی کے گمراہ کن عقائد کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا ختم نبوت ٹنڈو آدم کے نوجوان مبلغ مولانا راشد مدنی نے اپنے خطاب میں کذاب مرزا پر بہترین دلائل دیئے اور کہا کہ جو شخص جھوٹا ہو وہ نبی کیسے بن سکتا ہے اسے ایک شریف انسان بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا مولانا حفیظ الرحمان مبلغ ختم نبوت نے سندھی زبان میں خطاب فرمایا انہوں نے عقیدہ ختم نبوت اور تردید مرزائیت پر نہایت پر اثر الفاظ میں تقریر فرمائی آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مایہ ناز مبلغ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے اپنے مخصوص الفاظ میں قادیانیت کی تاریخ پر روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ قادیانی انگریز کے ٹوڈی اور خوشامدی رہے ہیں اور مرزا غلام احمق قادیانی نے خود کو انگریز کا خود کاشتہ پیدا قرار دیا تھا مولانا اللہ وسایا نے حاضرین سے وعدہ لیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اس کانفرنس کے انعقاد میں ختم نبوت ایکشن کمیٹی کے مولانا شاہ رفیع الدین' جناب غلام محمد عشہ' خان محمد زمان خان' حافظ الحق بخش' محمد اسماعیل لغاری' ریٹائرڈ رشید احمد' قاری محمد حنیف حقانی' مولانا محمود' حاجی محمد حنیف' محمد ناصر مجاہد' قاری محمد رفیق اللہ نے

بھرپور کوشش کی۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے کارکنان ختم نبوت کی کوششوں کو سراہا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو حضور ؐ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے رات ایک بجے کے قریب کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

قادیانیوں سے ہماری لڑائی دین کی وجہ سے ہے ذاتی نہیں' مولانا محمد علی صدیقی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے گلشن لطیف کالونی نزد حضرت بلال کالونی کی جامع مسجد حماریہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیوں سے ہماری لڑائی دین کی وجہ سے ذاتی نہیں کیونکہ قادیانیوں نے حضور نبی کریم ؐ کے بعد ایک ایسے شخص کو نبی تسلیم کیا ہے جس کا نہ تو کردار ہے نہ کیریکٹر اگر آج تمام قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیج کر نبی کریم ؐ کے دامن سے وابستہ ہو جائیں تو ہمارے بھائی ہیں ان کی عزت ان کا تکریم ان کی مدد کرنا ہمارا فرض بنتا ہے اور اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتے تو کم از کم ان میں اگر شرافت ہے تو اسلامی شعائر کا استعمال تو نہ کریں مولانا نے مزید کہا کہ ہم ان کو اس لئے اسلامی عقائد استعمال نہیں کرنے دیتے کہ جب انہوں نے نبی اپنا بنا رکھا ہے تو شعائر بھی ان کے اپنے ہونے چاہئیں پھر وہ اسلامی شعار کیوں استعمال کرتے ہیں اور ان کو اسلامی شعائر استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں اور اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو پھر ہماری ان سے جنگ جاری ہے۔

عدالتی ریکارڈ قادیانیوں نے جلایا ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤ الدین کا الزام

منڈی بہاؤ الدین (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ روز سٹی مجسٹریٹ سید مہتاب علی شاہ کی عدالت کا دروازہ توڑ کر عدالتی ریکارڈ نذر آتش کر دیا گیا ہے سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں ۲۵ قادیانیوں کے خلاف مقدمات چل رہے ہیں ڈسٹرکٹ منڈی بہاؤ الدین' ملکوال پھالیہ' ہیڈ فقیریاں' پاہڑیانوالی' کٹھالہ شیخاں' میاں وال رانجھا' چیلیانوالہ میں حضرت مولانا قاضی منظور الحق ایم اے' علامہ عنایت اللہ گجراتی' مفتی عبدالواحد' پیر سید صغیر حسین چشتی' مولانا قاری خلیل احمد آزاد' مولانا محمد عنایت اللہ اہل سنت' قاضی محمد رمضان اہلحدیث' قاری محمد اشرف' مولانا عبدالقادر افغانی' مولانا عبدالشکور' مولانا صوفی محمد یامین مولانا حافظ محمد نذیر' مولانا علی شیر حیدری' قاری اشرف علی گوندل نے جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عدالتی ریکارڈ نذر آتش ہوا ہے۔ وہ قادیانیوں کی سازش معلوم ہوتی ہے۔ ضلع بھر میں قادیانیوں کی مسلسل بڑھتی ہوئی تبلیغی سرگرمیاں اور مسلمانوں میں انتشار ڈش انٹینا پر بھگوڑے مرزا طاہر کی تقاریر سے سادہ لوح مسلمانوں میں کفریہ عقائد بیان کئے جا رہے ہیں ضلع انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے قادیانیوں کی وی آئی پی سلوک کیا جاتا ہے۔ منڈی بہاؤ الدین ثانی ربوہ بنا ہوا ہے ضلع انتظامیہ کی خاموشی بہت بڑے طوفان کو دعوت دے رہی ہے جس سے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو کی شخصیت مشکوک ہو رہی ہے۔ انتظامیہ نے اپنا رویہ نہ بدلا تو سروں پر کفن پہن کر زبردست احتجاج کیا جائے گا۔ ہم صدر پاکستان وزیر اعظم' گورنر پنجاب' وزیر اعلیٰ پنجاب وزیر قانون پنجاب' ہوم سیکریٹری پنجاب' کمشنر گوجرانوالہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحیت ضلع انتظامیہ کے بعض افسران کی طرف سے قادیانیوں کے ساتھ وی آئی پی کے سلوک اور عدالتی ریکارڈ نذر آتش کرنے پر قادیانیوں کو شامل تفتیش کیا جائے۔ اگر میاں منظور وٹو ایک سچے مسلمان عاشق رسول ؐ ہیں۔ امید ہے ان تمام کاروائیوں کا سخت نوٹس لیا جائے قادیانیوں کی گاڑیوں میں اعلیٰ افسران گھومتے نظر آ رہے ہیں علاقہ بھر کے مسلمانوں میں زبردست اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔ حالات کی خراب کرنے کی تمام تر ذمہ داری ضلع انتظامیہ پر ہوگی۔

قادیانیت سے توبہ اور قبول اسلام

منڈی بہاؤ الدین (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ روز منڈی بہاؤ الدین کے قریبی گاؤں مونگ میں سید سلامت علی شاہ ولد اکبر علی شاہ نے جامع مسجد بھمتاں کے خطیب مولانا محمد اسلم نقشبندی جلالی کے ہاتھ پر قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا ہے جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام سچا مذہب ہے نبی کریم ؐ آخری نبی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا اور مرتد تھا اس کو ماننے والے کافر ہیں میں بچپن سے ہی قادیانیت سے نفرت کرتا تھا میرے سے پہلے بڑا بھائی سید اقبال حسین شاہ ولد اکبر علی شاہ نے بھی مرزائیت چھوڑ کر مولانا حافظ محمد اسلم نقشبندی جلالی کے ہاتھ اسلام قبول کیا ہے۔ موضع مونگ پہلے بھی ایک خاندان کے ۱۰ افراد پر مشتمل آل بخش نے قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ منڈی بہاؤ الدین میں چند سال قبل ایک خاندان کے گیارہ افراد قادیانیت چھوڑ کر مسلمان ہو گئے ہیں۔ قادیانی خاندانوں میں نوجوان مرزائیت سے سخت نفرت کر رہے ہیں۔ نوجوان کا کہنا ہے کہ مرزا طاہر احمد لندن میں عیاشی کر رہا ہے۔ اور ہم قانون کی گرفت میں ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب قادیانیت سے باغی ہو کر اسلام میں داخل ہو جائیں گے باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرزا طاہر نے ڈسٹرکٹ منڈی بہاؤ الدین کی جماعت قادیانیت حکم دیا ہے کہ وہ نوجوانوں کو مرزائیت سے باغی اور مسلمان ہونے پر سخت نوٹس لے۔ مرزا طاہر کے حکم کے بعد با اثر قادیانی منظم ہو کر نوجوان کو مسلم ہونے سے روک رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما الحاج جاوید اقبال چغتائی' الحاج ایم رشید خواجہ' مولانا صوفی غلام نور منظری' مولانا خان اکرام اللہ' محمد صادق حسین' علمائے کرام مشائخ عظام نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو اس سے باز رکھا جائے کہ وہ مسلمان ہونے سے روک رہے ہیں اس سے اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔

ضلع سرگودھا میں مولانا غلام مصطفیٰ خطیب ربوہ نے ایک ہفتہ کا کامیاب دورہ کیا

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ نے سرگودھا کی تمام مرکزی مساجد میں لٹریچر تقسیم کیا اور درس دیئے اور علماء کرام کو قادیانیوں کی شرانگیزیوں سے آگاہ کیا اور کہا کہ ہر جمعہ خطبہ کے دوران قادیانیوں کی گھناؤنی سازشوں سے آگاہ کیا جائے۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے جن مساجد میں درس دیا۔ مسلمانوں کو ڈش انٹینا پہ مرزا طاہر کا خطبہ نہ سننا اور لوگوں کو اس بات سے آگاہ کرتا ہے۔ مولانا نے مرکزی جامع مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن' جامع مسجد محمدی کلب روڈ' جامع مسجد بلاک نمبر۱' جامع مسجد غلہ منڈی' جامع مسجد گول چوک' جامع مسجد رحمانیہ' جامع مسجد خلفاء راشدین میں درس دیئے اور لٹریچر تقسیم کیا۔ اس کے بعد کوٹ خدا یار جامع محمدیہ شریف اور لالیاں میں بھی علماء حضرات سے ملاقات کی اور ختم نبوت کا لٹریچر تقسیم کیا اور بعد میں افسران سے ملاقات کی۔ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں ڈش انٹینا اتارنے کے بارے میں گفتگو کی اور خطبہ جمعہ میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ ڈش انٹینا پر فوری طور پر پابندی لگائی جائے اس سے ملک میں فحاشی' عریانی' بے حیائی عام ہو رہی ہے۔ یہ انگریزوں' یہودیوں کی سازش ہے اس کے ذریعے ملک کو تباہ کیا جائے اور مسلمانوں میں جذبہ جہاد ختم کیا جائے۔ یہ قادیانیوں کی سوچی سمجھی اسکیم کے تحت یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ خطیب ربوہ کے ہاتھ پر دو قادیانی عورتوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے ان دونوں عورتوں کا مسلمان مردوں سے نکاح کر دیا۔ قادیانیوں نے ان کے خلاف تھانہ میں کیس کرنے کی کوشش کی لیکن تھانہ میں ان عورتوں نے عدالت میں جو بیان دیا تھا ان کی کاپیاں تھانہ میں پہنچ چکی تھیں۔ مسلمانوں نے یہ بات سن کر دو قادیانی عورتوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ مسلمانوں نے بہت خوشی منائی اور مٹھائیاں تقسیم کیں اور اللہ کے حضور میں خصوصی دعائیں کیں اللہ تعالیٰ ان عورتوں کو استقامت عطا فرمائے۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے جب خطبہ جمعۃ المبارک کے دوران ان کے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا اور باقی قادیانیوں کو بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس اعلان کے بعد تیسرے دن دو نوجوان قادیانی لڑکوں نے اور ایک قادیانی فرد نے بھی مسجد میں آ کر مولانا غلام مصطفیٰ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے اسلام قبول کرنے والے تینوں آدمیوں کو مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور نزول عیسیٰ ؑ ظہور امام مہدی اور کذبات مرزا قادیانی پر تفصیلی گفتگو کی اور بعد میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ مسلمانوں نے اس

خوشی سے ختم نبوت زندہ باد' مرزائیت مردہ باد کے خوب نعرے لگائے۔

ضلع خوشاب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ' خطیب ربوہ مولانا غلام مصطفیٰ کا ایک ہفتے کا تفصیلا" دورہ

مولانا غلام مصطفیٰ نے خوشاب مرکزی جامع مسجد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی مسلمانوں کو ڈش انٹینا پر مرزا طاہر کا خطبہ سنا کر مرتد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں کیونکہ یہ مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس کے بعد مولانا غلام مصطفیٰ نے جوہر آباد کی جامع مسجد محمدیہ بلاک ون میں خطاب کیا۔ اسی طرح چوک کہوٹ پڑالی قائد آباد اور پیلو وغیرہ میں بہت بڑے جلسے سے خطاب کیا۔ وہاں پر قادیانی مربی مسلمانوں کو مباہلے کے چیلنج کرتا تھا۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے قادیانی مربی کو جلسے کے دوران وارننگ دی کہ اپنے تمام اہل و عیال کو لے کر آ اور ابھی میں آپ کے ساتھ مباہلہ کرتا ہوں اور جلسہ کے بعد مولانا غلام مصطفیٰ نے قادیانی مربی کا کافی دیر انتظار کیا لیکن وہ نہ آیا اور بستی چھوڑ کر بھاگ گیا مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور مسلمان گلی کوچوں میں قادیانیوں کے خلاف نعرہ بازی کرتے رہے بعد میں مولانا غلام مصطفیٰ نے اس علاقہ میں عنقریب ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا۔ ہفتہ وار کامیاب دورہ کے بعد مولانا غلام مصطفیٰ نے یکم جولائی کا خطبہ جمعۃ المبارک مرکزی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ میں دیا۔

چوبارہ ضلع سیالکوٹ کے عہدیداران ختم نبوت

مورخہ ۷ر جولائی بروز جمعرات بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد مدینہ چوبارہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چوبارہ کا انتخاب ہوا اور متفقہ طور پر مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر: محمد جمیل راؤ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔
ناظم: غلام رسول تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔
ناظم تبلیغ: نور الحسن نور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔
ناظم نشر و اشاعت: حاجی محمد اسلم تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔
خازن: اعجاز احمد تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

اور مرکزی نمائندہ کے طور پر نور الحسن نور کو چنا گیا۔ انتخاب کی نگرانی مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ گوجرانوالہ ڈویژن نے کی اور دعا کرائی۔

چونڈہ کے عہدیداران ختم نبوت

مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۹۴ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد شاہ فیصل شہید" چونڈہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونڈہ کا انتخاب ہوا اور متفقہ طور پر مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر: میاں تاج چونڈہ۔
ناظم: چوہدری محمد اکرام باجوہ چونڈہ۔
ناظم تبلیغ: عبدالستار بٹ چونڈہ۔
ناظم نشر و اشاعت: مولانا شبیر احمد عثمانی خطیب مدنی مسجد چونڈہ۔
خازن: خلیفہ محمد صدیق صاحب۔

اور مرکزی نمائندہ کے طور پر حافظ محمد انور خطیب جامع مسجد شاہ فیصل کو چنا گیا انتخاب کی نگرانی مولانا فقیر اللہ اختر' مبلغ گوجرانوالہ ڈویژن نے کی اور دعائے خیر مولانا محمد شفیع نعمانی خطیب جامع مسجد خلیفہ نے کرائی۔

کلہ تحصیل شکر گڑھ کے عہدیداران ختم نبوت

مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ جامع مسجد صدیقیہ کلہ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کلہ کا انتخاب ہوا اور مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر: محمد سرور نیازی موضع کلہ ڈاک خانہ میرپور گوجراں۔
ناظم: مجاہد تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال۔
ناظم تبلیغ: غضنفر علی تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال۔
ناظم نشر و اشاعت: محمد شاہد تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال۔
خازن: سجاد حسین تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال۔

اور مرکزی نمائندوں کے طور پر سجاد حسین' محمد نواز' حافظ اختر الرحمن کو چنا گیا۔ انتخاب کی نگرانی مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ گوجرانوالہ ڈویژن نے کی۔ اور بعد میں دعا کرائی۔

تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر میدان میں نکلیں' مولانا تونسوی

ژوب۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے جامع مسجد مرکزی ژوب شہر میں توہین رسالت' کے قانون میں ترمیم کے خلاف ایک بہت بڑے احتجاجی جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج حکمرانوں کی اسلام دشمن پالیسیوں نے ایک بار پھر مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے اور مسلمان تمام تر مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ناموس رسالت' کی حفاظت کے لئے میدان میں نکلیں اور گستاخان رسول' کو اپنے منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے غازی علم الدین کا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اس آئین میں ترمیم کر کے گستاخ رسول' کو کھلی چھٹی دے دی ہے۔ اب عدالتوں کی بجائے گستاخ رسول' کی قسمت کا فیصلہ ہر گلی' کوچے' شہر' قصبے اور چوک پر حکومت کرانا چاہتی ہے۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ اگر حکومت نے اس ترمیم کو واپس نہ لیا' حکومت کو ایک فیصلہ کن تحریک کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا اللہ داد کاکڑ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت نے اسلام دشمنی ثبوت دیتے ہوئے اسلام دشمن طاقتوں کو کھلی چھٹی دے دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت کا یہ خیال ہو کہ ہم اس ملک میں اسلامی دفعات کو ختم کر کے چین سے حکومت کریں گے تو یہ حکمرانوں کی غلط فہمی ہے۔ وہ دن حکمرانوں کی حکومت کا آخری دن ہو گا۔ جس دن انہوں نے کوئی اس قسم کا غلط قدم اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو فی الفور یہ ترمیم واپس لے کر پوری قوم سے معافی مانگنی چاہئے۔

مولانا عبدالمنان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہر حال میں باطل کا مقابلہ کرتے رہیں گے اور قادیانی فتنہ کو صفحہ ہستی سے مٹا کر دم لیں گے۔ جلسے کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب کے امیر حاجی غلام حیدر نے کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض حاجی محمد اکبر ناظم عالمی مجلس ژوب نے ادا کئے۔

ضلع لورالائی میں یوم احتجاج

لورالائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کی جانب سے پورے صوبے کے ساتھ ۸ر جولائی کو جامع مساجد میں توہین رسالت' کے قانون میں ترمیم کے خلاف مذمت کی قراردادیں منظور کرانے کے علاوہ نماز جمعہ کے فوراً بعد اڈا چوک لورالائی میں ایک عظیم الشان احتجاجی جلسہ عام ہوا۔ جس کی صدارت مولانا آغا محمد امیر تحفظ ختم نبوت لورالائی نے کی۔ اس جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ ناموس رسالت' کا مسئلہ ایک نازک مسئلہ ہے اور امت محمدیہ "گستاخ رسول' کی سزائے موت پر متفق و متحد ہے۔ اگر حکومت نے اس ترمیم کو واپس نہ لیا تو ختم نبوت کے پروانے ۱۹۵۳ء کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے سروں پر کفن باندھ کر میدان میں نکلیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت اہل اسلام کے جذبات کو کنٹرول نہیں کر سکے گی۔

جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا عبدالعزیز نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس ترمیم کو واپس لینا چاہئے۔ بصورت دیگر حالات کی تمام ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت' کے مسئلہ پر تمام مسلمان ایک ہیں اور تمام مسلمان اس مسئلہ کی حفاظت کے لئے اپنی جان تک دینا سعادت سمجھتے ہیں۔

سپاہ صحابہؓ کے صوبائی صدر مولانا نیاز محمد ناطق ہاتف نے کہا کہ آج وزیر قانون نے اسلام دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانوں کی ایمانی غیرت کو للکارا ہے۔ انہوں نے وزیر قانون نے یہ ترمیم کر کے اپنے آپ کو گستاخان رسول' کی فہرست میں شامل کر لیا ہے تو سب سے پہلے وزیر قانون سے ہمیں نمٹنا پڑے گا۔ جلسے میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا

نیاز الرحمٰن حیدری نے انجام دیئے۔ مولانا آغا محمد کی دعا پر جلسہ پرامن طور پر اختتام پذیر ہوا۔

میاں محمد اجمل قادری دفتر ختم نبوت راولپنڈی میں

۹۴-۷-۱۳ کو جناب حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب' نصیر احمد قانی ناظم دفتر ختم نبوت راولپنڈی کی دعوت پر دفتر ختم نبوت میں تشریف لائے۔ دفتر میں حکیم قاری محمد یونس' حافظ حکیم محمد ادریس' محمد ربانی' حکیم افتخار احمد' نور احمد اور دیگر کارکنوں نے مولانا کو خوش آمدید کہا۔ مولانا نے ساتھیوں سے ملاقات میں کہا کہ جمعیت علماء اسلام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر موقع پر ساتھ دیا ہے' اس لئے کہ ختم نبوت کی حفاظت ہمارے ایمان کا جزو ہے اور کبھی بھی ہم اس سے بے خبر اور غافل نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں توہین رسالتؐ کے قانون میں تبدیلی کے خلاف جلسے و جلوس نکالنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ بے نظیر کو ہٹا کر نواز شریف کو اقتدار پر لایا جائے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ملک میں اسلامی قانون نافذ کیا جائے اور مرتد کو شریعت کے مطابق سزا دی جائے۔ توہین رسالتؐ اور اس کے قانون میں ترمیم کو ہم کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتے اور اگر کسی نے راج پال بننے کی کوشش کی تو غازی علم الدین جیسے مجاہد تیار بیٹھے ہیں اور آخر میں مولانا نے دعا فرمائی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کا سایہ ہمارے سر پر تادیر سلامت رکھے اور انہیں صحت و تندرستی سے رکھے۔ مولانا نے کہا کہ لندن میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کو اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے اور قادیانیوں کو نیست و نابود فرمائے۔ بعد ازاں مولانا لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔

ایبٹ آباد ختم نبوت یوتھ فورس کی قرارداد

گستاخ رسولؐ کی سزا سے متعلق حکومتی موقف کی وضاحتوں اور تردیدوں کے باوجود مجوزہ قانون ۲۹۵۔ سی میں درج ذیل اشکالات موجود ہیں۔ جس کے ذریعے گستاخی رسولؐ کے مجرم کو چھوٹ دے دی گئی ہے' جو اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے غداری ہے:

ا۔ کیا گستاخی رسولؐ قابل دست اندازی پولیس جرم ہے؟

ب۔ کیا گستاخی رسولؐ پر عام آدمی معمولی جرم کی طرح تھانہ میں ایف آئی آر درج کروا سکے گا؟

ج۔ کیا ایف آئی آر درج ہوتے ہی گستاخ رسولؐ کو پابند سلاسل کیا جائے گا؟

د۔ کیا ایف آئی آر درج کروانے والے مسلمان شہری کو ذہنی طور پر ٹارچ نہیں کیا جائے گا؟

مندرجہ بالا سوالات کے جوابات اگر "نہیں" میں ہیں اور یقیناً "نہیں" میں ہیں تو پھر اقبال حیدر' بے نظیر بھٹو اور فاروق لغاری وغیرہم کی مبہم وضاحتیں اور تردیدیں ان کے سیاہ ضمیروں اور وائٹ ہاؤس کی آوازیں ہیں' اس منافقت پر پوری قوم سراپا احتجاج ہے۔

آنجناب سے استدعا ہے کہ جمعہ ۱۵ر جولائی کو اپنے اپنے اجتماعات سے درج ذیل قراردادیں منظور فرما کر فرائض منصبی سے سبکدوش ہوں تاکہ پورے ملک کے خطباء کی آواز کے ساتھ آنجناب کی صدائے احتجاج مل کر نتیجہ خیز ثابت ہو:

اللہ کریم ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے ہمیں بہترین صلاحیتیں عطا فرمائے (آمین)۔

قراردادیں

ا۔ گستاخی رسولؐ کو قابل دست اندازی پولیس جرم قرار دیا جائے۔

ب۔ گستاخی رسولؐ پر ایف آئی آر درج کروانے میں پیچیدگی پیدا نہ کی جائے۔

ج۔ ایف آئی آر کا درج ہونے پر گستاخ رسولؐ کو فی الفور پابند سلاسل کرنے کا قانون بنایا جائے۔

د۔ تھانہ سٹی ایبٹ آباد میں جولائی ۱۹۹۴ء میں درج ہونے والی ایف آئی آر کے قادیانی گستاخ رسولؐ بشیر شاہ کی ضمانت منسوخ کر کے دوبارہ گرفتار کیا جائے اور اس کے کیس کو "پٹ ان کورٹ" کر کے فیصلہ کیا جائے۔

ماڈل کالونی کراچی میں دفتر ختم نبوت کا افتتاح

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے ماڈل کالونی میں دفتر ختم نبوت کا افتتاح کیا تھا' کالونی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی باڈی تشکیل دی گئی۔

سرپرست: مولانا غلام فرید صاحب خطیب جامع مسجد فریال۔

نائب سرپرست: حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب' خطیب جامع مسجد ربانی۔

صدر: حضرت مولانا قاضی شمس الحق صاحب' خطیب مسجد خاتم النبیین۔

نائب صدر: جناب راجہ ظفر صاحب۔

جنرل سیکرٹری: جناب فیصل صاحب۔

ڈپٹی سیکرٹری: ظہیر احمد صاحب۔

ناظم دفتر: مولانا محمد صدیق صاحب' مسجد ابراہیم۔

ناظم مالیات: قاری محمد سعید صاحب۔

ناظم نشر و اشاعت: محمد اعظم صاحب۔

سالار: حافظ عبدالرشید شاہ صاحب۔

مولانا محمد علی صدیقی کا دورۂ کنری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی گزشتہ دنوں کنری کے دورہ پر تشریف لے گئے' جہاں مولانا نے کنری جماعت کے احباب سے ملاقات کی۔ رات بعد نماز عشاء مولانا نے جامع مسجد بخاری میں درس دیا۔ جس میں امت مسلمہ کو قادیانیو! کی سازشوں سے آگاہ کیا۔ مولانا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان نبی کریم ﷺ کی توہین کسی طرح بھی برداشت نہیں کر سکتے اور قادیانیوں سے ہماری لڑائی اسی بات پر شروع ہوتی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے بعد ایک ایسے شخص کو نبی بنا لیا جو جھوٹا کذاب دجال تھا۔ جس کے پاس نہ عقل تھی نہ شکل۔ مولانا نے مرزا قادیانی کی ایک تحریر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تمام باتیں جھوٹی ہیں۔ قادیانی حضرات کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اگر زندہ ہیں تو کیسے آسمانوں پر زندہ ہیں۔ اور مرزا قادیانی یہ بات بھی کہتا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔ قادیانیوں سے پوچھا جائے کہ جو شخص آسمانوں پر زندہ موجود ہے اس کو تم مانتے نہیں ہو اور جس شخصیت کے بارے میں مسلم ثبوت بات ہے کہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں کہ تمہارا مرزا کہتا ہے کہ آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قادیانیو! ذرا بتاؤ تو سہی تمہاری اور تمہارے مرزا کی کون سی کل سیدھی ہے۔

مولانا فقیر محمد کے احتجاج پر وزیر اعلیٰ پنجاب کا اقدام

فیصل آباد۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے ۱۷۔۱۸ مئی ۱۹۹۴ء کو ربوہ میں سرکاری طور پر تیراکی کے مقابلے کرانے پر ڈائریکٹر جنرل' اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور ڈویژنل اسپورٹس آفیسر فیصل آباد کے خلاف کارروائی کرنے کے بارے میں ڈائز یکٹو جاری کیا ہے اور یہ کیس ضروری کارروائی کے لئے کمشنر فیصل آباد ڈویژن کو بھیجا ہے۔ اس امر کی اطلاع چیف منسٹر سیکرٹری پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن محمد اکبر نے ایک مراسلہ کے ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو دی ہے' جنہوں نے ایک یادداشت کے ذریعہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا تھا کہ ربوہ میں سرکاری طور پر ۱۷۔۱۸ مئی ۱۹۹۴ء کو تیراکی کے مقابلے کرانے کی تحقیقات کرائی جائے اور ڈویژنل اسپورٹس آفیسر فیصل آباد کو معطل کیا جائے۔ صوبائی اسپورٹس بورڈ کے ڈائریکٹر جنرل اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو فوری تبدیل کیا جائے۔ مسلمان کھلاڑیوں کو ربوہ میں ضیافت خانہ میں قادیانی تبلیغ پر مبنی لٹریچر مہیا کرنے پر قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸۔ سی میں تعزیرات پاکستان اور ڈویژنل اسپورٹس آفیسر کے خلاف اعانت جرم میں زیر دفعہ ۴۰۹ات پر مقدمات چلائے جائیں کیونکہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت ربوہ میں قادیانی یا مسلمانوں کے کھیلوں کے ٹورنامنٹ نہیں ہو سکتے۔

ڈپٹی کمشنر جھنگ کی یقین دہانی

فیصل آباد۔ ڈپٹی کمشنر جھنگ نے ایک انکوائری کے سلسلہ میں کمشنر فیصل آباد ڈویژن کو ایک مراسلہ کے ذریعہ

مطالبہ کیا ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کی رپورٹ کے مطابق امتناع قادیانیت آرڈیننس اور اس سے متعلقہ دیگر دفعات برائے کنٹرول کرنے 'غیر قانونی قادیانی سرگرمیوں کے بارے میں لگن اور جذبہ کے ساتھ ان پر عملدرآمد ہوتا ہے اور اس پر مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ایک یادداشت کے ذریعہ ڈپٹی کمشنر جھنگ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو بھی اطلاع دی گئی ہے کہ یہ کارروائی انہی کی تحریک پر کافی عرصہ سے جاری تھی۔ ڈپٹی کمشنر جھنگ نے ۶ر فروری ۱۹۹۴ء کی انکوائری رپورٹ اب کمشنر فیصل آباد کو ارسال کی ہے۔ اس ضمن میں مولوی فقیر محمد نے اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کی رپورٹ کو غلط قرار دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ صوبائی سطح پر ایک اعلیٰ سطحی ٹیم ربوہ بھیجی جائے جو امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزیوں کا مشاہدہ کر سکے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ربوہ کے بارے میں غلط رپورٹ دینے پر اے سی چنیوٹ کو فوری تبدیل کیا جائے اور ربوہ میں قادیانی عمارتوں سے کلمہ طیبہ و آیات قرآنی کے بورڈ ہٹائے جائیں اور الفضل کو بند کیا جائے۔

لودھراں میں یوم احتجاج

لودھراں (نور محمد مجاہد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کی اپیل پر لودھراں میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی و ریشہ دوانیوں کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ لودھراں شہر میں چوک فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جامعہ رشیدیہ لودھراں میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا سید سعید احمد کاظمی ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام (ف) لودھراں نے فرمائی۔ جلسہ کی کارروائی حسب معمول تلاوت قرآن پاک سے شروع کی گئی جبکہ تلاوت قرآن پاک سید حفیظ احمد شاہ کاظمی نے فرمائی۔ مدرسہ عربیہ جامعہ رشیدیہ کے ایک طالب علم نے ہدیہ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی۔ جلسہ سے خطاب فرماتے ہوئے لودھراں شہر کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد موسیٰ نے قادیانیوں کی غنڈہ گردی پر مفصل بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اب پاگل کتے کی طرح مسلمانوں کو کاٹ رہے ہیں۔ ملک پاکستان میں انہوں نے قتل و غارت گری کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ملک میں جہاں بھی کوئی دھماکہ ہوتا ہے وہاں ملزم گرفتار نہیں ہوتے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ قادیانی اسرائیل سے گوریلا تربیت حاصل کر کے آتے ہیں اور ملک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ مولانا قاری محمد ضیاء الرحمن نیازی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیوں نیدڈش انٹینا کے ذریعے پورے ملک میں قادیانیت کا پرچار شروع کر دیا ہے جس سے وہ ملک کے امن و امان کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ مرزا قادیانی پروگرام کے ذریعے قادیانیوں کو خطرناک منصوبوں سے آگاہ کرتا ہے جو کہ آئین پاکستان کی رو سے جرم ہے۔ ڈش انٹینا کے ذریعہ ارتداد کے علاوہ اخلاقی برائیاں بھی پھیل رہی ہیں۔ حکومت بروقت بندوبست کرے اور مجرموں کو سخت سزا دے۔

بزرگ احراری رہنما خواجہ عبدالحمید بٹ آف قادیان نے علیل ہونے کے باوجود جلسہ میں شرکت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ ربوہ میں قادیانی "را" کے ایجنٹوں کو پناہ دیتے ہیں۔ ربوہ میں فرقان بٹالین کا اسلحہ موجود ہے جس سے قادیانی مسلم مساجد کو فائرنگ کا نشانہ بناتے ہیں۔ قادیانی ہر صورت میں پاکستان میں خانہ جنگی چاہتے ہیں۔ میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ ربوہ شہر کی تلاشی لی جائے وہاں سے "را" کے ایجنٹوں کو گرفتار کیا جائے ورنہ یہ کسی وقت بھی سراب گوٹھ سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد مجتبیٰ نے کہا کہ قادیانیوں کو بیک وقت اسرائیل اور بھارت کی امداد حاصل ہے، وہ کسی بھی وقت ملک پاکستان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ قادیانیوں کو فوری طور پر کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے تاکہ وہ قادیانی غنڈوں کی امداد نہ کر سکیں۔

جناب چوہدری عنایت علی صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دیپالپور نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں نے ایک سازش کے تحت مختلف سماجی تنظیموں کے بہانے قادیانیت کا پرچار شروع کر دیا ہے اگر کوئی افسران کے خلاف کوئی کارروائی کرتا ہے تو ان کے خلاف درخواست بازی مقدمہ بازی کر کے ان کو ہراساں کرتے ہیں تاکہ کسی بھی مجاز افسر صاحب کو ان کے خلاف جرات نہ ہو سکے۔ ان کی چند مثالیں تھانہ دیپالپور کے ۲۹۸۔سی ت پ کے قادیانیوں کے خلاف مقدمات میں اشتہاری ملزموں کو پولیس گرفتار نہیں کرتی۔ انہوں نے حکومت کو خبردار کیا کہ وہ قادیانیوں کا بروقت علاج کریں ورنہ حالات کی ذمہ داری قادیانیوں اور حکومت پر ہوگی۔

جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے جناب سید حفیظ احمد کاظمی، ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں نے کہا کہ بدنام زمانہ، بد زبان گستاخ رسول روزنامہ الفضل ربوہ کا ڈیکلریشن فوراً منسوخ کیا جائے کیونکہ یہ ہر روز قرآن و حدیث کی بے حرمتی کرتا ہے اور قادیانیوں کو مظلوم ظاہر کرتا ہے اور دوسری طرف اس گندے گڑھے ارتدادی نالے الفضل کو مرزا طاہر دودھ کی نہر کہتا ہے جو پاکستان میں ہر طرح سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ حکومت فوراً اس بات کا نوٹس لے۔

جناب عبدالمجید ندیم نمائندہ جنگ نے کہا کہ قادیانیوں نے ربوہ کی زمین پر قبضہ جمایا ہوا ہے، یہ زمین ان لوگوں میں تقسیم کی جائے ان کو حقوق ملکیت دیا جائے جو کہ ربوہ میں مقیم ہیں یعنی کہ ربوہ کے مستقل رہائشی میں دوسری طرف قادیانیوں نے صوبہ سندھ میں اپنی ریاستیں بنائی ہوئی ہیں۔ جس سے صوبہ سندھ کو خوفناک خطرات کا سامنا ہے

قرآن پاک کا اعلان

محمد سعید علوی، ضلع چکوال شہر

قرآن کریم میں جب سود کی حرمت کے احکام نازل ہوئے تو سودی لین دین کرنے والوں کے لئے سختی سے فرمادیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جنگ کے لئے تیار رہو۔

حضرات مفسرین نے تحریر فرمایا ہے کہ یعنی ان سے باغیوں اور مرتدوں کی طرح جہاد کیا جائے۔

موجودہ حالت میں سود لینے اور دینے والے اسی طرح ہیں کہ جیسے یہ لوگ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کر رہے ہوں۔ اگر اسلامی قوانین نافذ ہوتے تو ان سود خوروں کے خلاف جہاد کیا جاتا۔

فوائد صدقہ

عن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الصدقۃ لتطفی غضب الرب و تدفع میتۃ السوء

(ترمذی شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ خدا تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔

(مرسلہ۔ محمد سعید علوی، ضلع چکوال شہر)

○ ○

صرافہ بازار میں سب سے قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر: ۴۲۰۵۸۰۳

پاپیتہ

حکیم محمد طارق محمود چغتائی

خالق لایزال نے اس دنیا کی تمام چیزیں اس انسان پر نسیان کے لئے پیدا کیں ہیں اور اس انسان کو اپنی بندگی کے لئے بنایا ہے۔ بندہ اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مستعد اور ہمہ تن مشغول رہے تو پھر اسے امراض سے بچانے کے لئے زمین سے انواع و اقسام کے پھل پیدا کئے ہیں۔ ان پھلوں میں سے پاپیتہ بھی ہے۔ ایک درخت کا پھل ہے جس کا تنا کمزور اور نرم ہوتا ہے ویسے یہ اکثر کراچی اور سندھ کے علاقوں میں زیادہ ہوتا ہے اور اس کا کاشت بھی زیادہ وہیں ہوتی ہے لیکن اگر اس کو پنجاب کے علاقوں میں کاشت کیا جائے تو اس میں کامیابی ہوتی ہے اس کا کامیاب تجربہ اصغر کے والد محترم نے کیا۔ اصغر کے باغ میں اس کے کئی پودے ہیں اور ان کو پھل بھی لگتے ہیں جو ذائقے اور جسامت کے لحاظ سے کسی سے کم نہیں۔

اگر اس پھل کو فوائد کے لحاظ سے بنظر عمیق پرکھا جائے تو حیرت انگیز انکشافات ہوتے ہیں جو شاید کسی اور چیز میں نہ ہوں۔

اینڈے سائٹس

ایک طبیب اینڈے سائٹس کے لئے کامیاب ترین علاج پاپیتہ ہی تجویز کرتے ہیں اگر مریض پاپیتہ کا مستقل استعمال کرے تو یہ مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتا ہے۔

یہ مرض چونکہ ایک خطرناک ہے اور اس کا علاج جراحی کے ذریعے ممکن ہے لیکن اگر ابتدائی علامات میں پاپیتہ کا استعمال کیا جائے تو بدرجہا مفید اور موثر ہے بعض اوقات موسم میں تغیر کی وجہ سے پاپیتہ کا موسم ختم ہو جاتا ہے ایسے وقت میں پاپیتہ خشک کیا ہوا سالن میں پکا کر استعمال کر سکتے ہیں۔

دائمی قبض

قبض جسم و جان کے لئے ایک زہر سے کم نہیں لیکن اگر یہی قبض دائمی صورت اختیار کر جائے تو پھر سب کھایا پیا جسم کو نہیں لگتا روز بروز جسم کمزور ضعیف اور نڈھال ہو جاتا ہے بعض مریضوں کو گیس، تبخیر معدہ، دل کے امراض خاص طور پر دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ اور مریض کو فوراً "ماہر امراض قلب" کا خیال آتا ہے لیکن اس صورت میں قبض ہے تو اس کا ازالہ ان تمام علامات کو ختم کرتا ہے اور مریض کے چہرے کا رنگ اور چہرے کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔ دائمی قبض کے مریض پاپیتہ کا روزانہ استعمال اس مرض سے افاقہ کا باعث ہے۔ اس کے لئے مریض اس کی مقدار اپنے مزاج کے مطابق خود ہی مقرر کرے۔

پاپیتہ اور گوشت

اس کے علاوہ قارئین کی دلچسپی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور افادہ عام کے لئے اس کا ایک خاص استعمال گھریلو عورتوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس کے اندر گوشت کو فوراً گلانے کی خاصیت ہے۔

اس مشینی دور میں جہاں ہر طرف تیزی اور جلدی کا مزاج ہر شخص کے اندر موجزن ہے ایسے میں ککر کا استعمال بھی صرف اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ کھانا فوراً پک کر تیار ہو جائے یا کم سرمایہ اور ایندھن کی کمی کے پیش نظر اس کا استعمال کیا جائے خاص طور پر جب غیر متوقع مہمان کی آمد پر جلدی گوشت سبزی سالن وغیرہ تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس وقت پاپیتہ ایک نعمت عظمیٰ ہے اگر اس کو سالن پکاتے ہوئے گوشت کے اندر ڈال کر پکایا جائے تو سالن لذیذ ہو کر جلدی پکتا ہے اگر اس کا موسم نہ ہو تو پاپیتہ کو خشک کر کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پاپیتہ اور کیچوے

پاپیتہ پیٹ کے کیڑے مارنے کے لئے خاص طور پر مفید اور موثر ہے اس کی بدولت پیٹ کے ان کیڑوں (جنہیں کیچوے کہتے ہیں) کے لئے مفید ہے۔ ایک بچی کے پیٹ میں بڑے بڑے کیچوے تھے کسی دوا سے نہیں نکلتے تھے اس کو پاپیتہ کھانے کا مشورہ دیا گیا بچی کو پہلے پیٹ کا درد ہوا لیکن پھر پاپیتہ کھلایا گیا تو پاخانے کے ذریعے تمام کیچوے نکل آئے۔

اس کے علاوہ تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ خناق کے لئے اس کا جوہر ازحد مفید ہے کیونکہ اس کے دودھ کے اندر موجود جوہر سے خناق کی جھلی پھٹ جاتی ہے۔

شہید کی شہادت قوم کی حیات ہے

محمد عثمان جوہر آباد

جاگو مسلمو اگر تجھ میں غیرت ہے
مظلوموں کو اب تمہارے لڑنے کی ضرورت ہے
پکار رہی ہیں تم کو مسلم بہنیں اور مائیں
کر دے جاں کو قربان اگر تجھ میں مسلم کی محبت ہے
نکل کر میدان میں کر جہاد
بچ گیا تو غازی ورنہ ملتی شہادت ہے
سر جھکانا نہیں چاہے خون کا ہر قطرہ بہہ جائے
یہ بزدلی نہ ہو گی بلکہ یہ ہی تو غیرت ہے
کیا رتبہ شہید کا ہے اے مسلم نوجوان
شہید کی شہادت قوم کی حیات ہے
نبی شہادت کی ہے تمنا کرتا
شہادت اک تمغہ ہے شجاعت اور حمیت ہے

حضرت عمر فاروقؓ

محمد عثمان ضلع خوشاب

ایسی جلالت کے جس سے شمس و قمر بھی کانپتے ہیں
وہ مجاہد صفت منزل رواں دواں، جس سے اہل شر بھی کانپتے ہیں
قلندرانہ حیات اس کی جرات آموز تعلیم اور جسارت آفریں
مورخانہ لہجہ، مہذب کلام اور پاک زبان، جس سے ولی معتبر بھی کانپتے ہیں
اندھیری راتوں چراغ میں جلانے والا غریبوں کا ہم نشیں
بلند اور راک والا یہ نڈر انسان، جس سے پھول و شجر بھی کانپتے ہیں
بڑے بتوں کو گرانے والا، دشمن کو للکار سے بھگانے والا
جس کی جرات پہ فخر کرتے ہیں مسلمان، جس سے دشمن بے تیغ و سپر کے بھی کانپتے ہیں
وہ جن کو دیکھ کر دشمن کی جانیں خوف کھاتی تھیں
جس کے سائے سے بھاگے شیطان، جس سے دیوار و در بھی کانپتے
وہ نیک سیرت گناہوں سے بچنے والا متورع انسان
نفی فاروق اعظم کی کرتا ہے انسان، جس سے اہل ہنر بھی کانپتے

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۳۵۵۷۳ -

قسط نمبر ۳

قادیانیت کا پوسٹ مارٹم

نوادرات حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

احمدی جماعت کی بنیاد اس وقت کے غیر ملکی حکمرانوں یعنی انگریزوں کی بیجا خوشامد اور چاپلوسی پر رکھی گئی اور اس جماعت کے بانی نے گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور اطاعت شعاری کو اپنی جماعت کے لئے شرط ایمان قرار دے دیا تاکہ احمدی جماعت کے لوگ حکومت وقت سے زیادہ سے زیادہ سیاسی فوائد حاصل کر سکیں۔ پاکستان بن جانے کے بعد اس سیاسی تنظیم نے پاکستان کے اندر احمدیوں کا جداگانہ حکومتی نظام قائم کر کے اس امر کی کوششیں شروع کر دیں کہ پاکستان پر ان کا حکومتی اقتدار قائم کرلیا جائے۔ احمدیوں کی سیاسی سرگرمیوں کو ملاحظہ کرنے کے لئے مرزا غلام احمد کی مندرجہ ذیل تحریریں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ چنانچہ مرزا صاحب سرکار برطانیہ کے متعلق لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو ایک چٹھی میں لکھتے ہیں کہ۔

"سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار اور جاں نثار ثابت کر چکی ہے۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت ہی احتیاط اور تحقیق سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداریوں اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۱۹۰)

۲۔ "اب اس تمام تقریر سے جس کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں سے ثبوت پیش کئے ہیں صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا بدل و جان خیر خواہ ہوں اور میں ایک مخلص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا کی میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے چنانچہ شرائط بیعت جو ہمیشہ مریدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اس کی دفعہ چہارم میں ان ہی باتوں کی تصریح ہے۔"

(ضمیمہ کتاب البریہ صفحہ ۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

۳۔ "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے۔ ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

(درخواست بحضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۱۷)

۴۔ "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات طبع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچایا ہے۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۲۵ مصنفہ مرزا غلام احمد)

ہم یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ احمدی جماعت دراصل ایک ایسی جماعت ہے جو مذہب کے رنگ میں سیاسی اور دنیوی فوائد حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی صرف چند کرہ صدر شہادتوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ انگریزی حکومت نے اس جماعت کی خوب سرپرستی کی اور اس کے افراد کو ہر طریق سے نوازا اور اسے تقویت پہنچائی۔ پاکستان بننے پر احمدی بھی مسلمانوں کی طرح مشرقی پنجاب سے نکال دیئے گئے حالانکہ وہ ہندوستان کو متحد رکھنے کے خواہاں تھے۔ پاکستان میں آنے کے بعد اس سیاسی جماعت نے پاکستان کے اندر اپنا حکومتی نظام قائم کر کے اس سیاسی ملک کا سیاسی اقتدار حاصل کرنے اور پاکستان کا حکمران بننے کی سازشیں شروع کر دیں۔ شواہد حسب ذیل ہیں۔

"ایک صاحب نے عرض کیا کہ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت کی حفاظت اور ان کی کامیابی کے لئے حضرت مسیح موعود نے کیوں دعائیں کیں۔ حضور (مرزا احمد) بھی ان کی کامیابی کے دعائیں کرتے ہیں اور اپنی جماعت کے لوگوں کو جنگ میں مدد دینے کے لئے بھرتی ہونے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ حالانکہ انگریز مسلمان نہیں۔ اس کے جواب میں حضور (مرزا محمود) نے جو ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ اس سوال کا جواب قرآن حکیم میں موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو نظارے دکھائے گئے ہیں۔ ان میں ایک یہ تھا کہ ایک گری ہوئی دیوار بنادی گئی جس کی وجہ بعد میں بیان کی گئی کہ اس کے نیچے خزانہ تھا۔ جس کے مالک چھوٹے بچے تھے۔ دیوار اس لئے بنادی گئی کہ ان لوگوں کے بڑے ہونے تک خزانہ کسی اور کے ہاتھ نہ لگے اور ان کے لئے محفوظ رہے۔ دراصل حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی جماعت کے متعلق پیشین گوئی ہے جب تک جماعت احمدیہ نظام حکومت سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی۔ اس وقت تک ضروری ہے اس دیوار (انگریزوں کی حکومت) کو قائم رکھا جائے تاکہ یہ نظام کسی ایسی طاقت کے قبضہ میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لئے زیادہ مضر اور نقصان رساں ہو۔ جب جماعت میں قابلیت پیدا ہو جائے گی۔ اس وقت نظام اس کے ہاتھ میں آجائے گا۔ یہ وجہ ہے کہ انگریزوں کی حکومت کے لئے دعا کرنے اور ان کو فتح حاصل کرنے میں مدد دینے کی۔"

(الفضل قادیان ۳ جنوری ۱۹۴۵ء)

حرمت جہاد

۱۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے لئے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۱ مصنفہ مرزا غلام احمد)

۲۔ "جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خداوند تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا۔ اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور مسیح موعود (غلام احمد) کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵ مصنفہ مرزا غلام احمد)

۳۔ "اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کے وقت میں جہاد کا حکم منسوخ کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں بھی مسیح موعود کی صفات میں لکھا ہے کہ یضع الحرب

یعنی مسیح موعود جب آئے گا تو جنگ اور جہاد کو موقوف کردے گا۔"

(تجلیات الٰہیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی حاشیہ صفحہ ۴)

ج۔ "لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آگیا ہے۔ اب سے زمین کے جہاد بند کیے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہوگیا۔ جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ صحیح بخاری کو کھولو اور اس حدیث کو پڑھو جو مسیح موعود کے حق میں ہے۔ یعنی یضع الحرب جس کے معنی یہ ہیں کہ جب مسیح موعود آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔ سو مسیح آچکا اور یہی ہے جو تم سے بول رہا ہے۔"

(اشتہار مینارۃ المسیح اور مرزا غلام احمد قادیانی)

د۔ "مسلمانوں کے فرقے میں سے یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام اور رہبر اور پیشوا مقرر فرمایا ہے۔ ایک امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کی انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ ظاہری طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا اور قطعاً اس بات کو حرام جانتا ہے کہ دین کے لئے لڑائیاں کی جائیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۳۳۲ ایڈیشن سوم اشتہار واجب الاظہار مصنفہ غلام احمد قادیان)

پاکستان پر قبضہ کرنے کے ارادے

"بلوچستان کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے۔ زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن تھوڑے آدمیوں کو تو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں۔ پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلد احمدی بنایا جاسکتا ہے۔ اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہوجائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے۔ پس میں جماعت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لئے یہ عمدہ موقع ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں اور اسے ضائع نہ ہونے دیں۔ پس تبلیغ کے ذریعے بلوچستان کو اپنا صوبہ بنالو تاکہ تاریخ میں آپ کا نام رہے۔"

(مرزا محمود احمد کا بیان مندرجہ الفضل ۱۳/ اگست ۱۹۴۸ء)

"جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی موجود نہ ہوں۔ ان سے جماعت پوری طرح کام نہیں لے سکتی۔ مثلاً" موٹے موٹے محکموں سے فوج ہے، پولیس، ایڈمنسٹریشن ہے، ریلوے ہے، فنانس ہے، اکاؤنٹس ہے، کسٹمز ہے، انجینئرنگ ہے۔ یہ آٹھ دس موٹے صیغے ہیں جن کے ذریعے سے جماعت اپنے حقوق محفوظ کراسکتی ہے۔ ہماری جماعت کے نوجوان فوج میں بے تحاشا جاتے ہیں اس کے نتیجہ میں ہماری نسبت فوج میں دوسرے محکموں کی نسبت سے بہت زیادہ ہے اور ہم اس سے حقوق کی حفاظت کا فائدہ نہیں اٹھا سکتے، باقی محکمے خالی پڑے ہیں۔ بے شک آپ لوگ اپنے لڑکوں کو نوکری کرائیں، لیکن وہ نوکری اسی طرح کیوں نہ کرائی جائے جس سے جماعت فائدہ اٹھا سکے۔ پیسے بھی اس طرح کمائے جائیں کہ ہر صیغے میں آدمی موجود ہوں اور ہر جگہ ہماری آواز پہنچ سکے۔"

(خطبہ مرزا محمود احمد مندرجہ الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء)

پاکستان بننے کے بعد احمدی جماعت کی سیاسی تنظیم نے حکومت پاکستان کے مقابلے میں ایک متوازی نظام حکومت قائم کرلیا ہے۔ ربوہ کے مقام پر خالص احمدیوں کی بستی آباد کرکے اس نظام حکومت کا مرکز بنالیا گیا۔ جماعت کا لیڈر "امیر المومنین" کہلاتا ہے جو مسلمانوں کے فرمانروا کا معین شدہ لقب ہے۔ اس امیر المومنین کے ماتحت ربوہ میں مرزائی اسٹیٹ کی نظارتیں باقاعدہ قائم ہیں۔ نظارت امور عامہ ہے، نظارت امور مذہبی ہے۔ یہ نظارتیں کسی ریاست یا سلطنت کے نظام کے شعبوں کی طرح کام کررہی ہیں۔ اس نظام حکومت نے خدام الاحمدیہ کے نام سے ایک فوجی تنظیم بھی بنا رکھی ہے۔ خدام الاحمدیہ میں "فرقان بٹالین" کے سابق سپاہی اور افسر شامل ہیں۔ فرقان بٹالین پاکستانی فوجوں کی ایک باقاعدہ بٹالین تھی۔ جس میں جنرل گریسی انگریز کمانڈر انچیف کی مہربانی سے صرف احمدی جوان بھرتی ہوگئے تھے اور بعد میں آزاد کشمیر کی مشہور جماعت مسلم کانفرنس کے لیڈروں اور تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں کے احتجاج پر پوری فرقان بٹالین فوج سے ڈسچارج کردی گئی تھی۔

احمدی لیڈروں کو یقین ہے کہ اب ان کے لئے پاکستان کا حکمران بن جانا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ سابق خلیفہ ربوہ مرزا محمود نے اپنے سالانہ جلسہ میں اعلان کیا تھا کہ ہم فتح یاب ہوں گے اور تم مجرموں کے طور پر ہمارے سامنے پیش ہوگے۔ اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہوگا جو فتح مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا تھا۔

اکھنڈ ہندوستان

قبل ازیں احمدی جماعت اور اس کے رہنما ملک کی تقسیم اور قیام پاکستان کے مخالف تھے۔ وہ آخری وقت تک قیام پاکستان کی مخالفت کرتے رہے۔ اس میں شک نہیں کہ احمدیوں کے علاوہ کچھ مسلمان بھی قیام پاکستان سے متفق نہ تھے، لیکن وہ ان کی سیاسی رائے تھی اور سیاسی رائے مذہبی عقیدہ نہیں ہوتی جو بدلی نہ جاسکے۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے تو عقیدہ کے بدلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

چنانچہ ۳/ اپریل ۱۹۴۷ء کو چودھری سر ظفر اللہ خان کے بھتیجے کے نکاح کے موقع پر سابق خلیفہ ربوہ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنا ایک رؤیا بیان کیا اور اس رؤیا کی تعبیر اور اس سلسلہ میں مرزا غلام احمد کی پیشن گوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے چودھری ظفر اللہ خان کی موجودگی میں کہا۔

حضور نے فرمایا جہاں تک میں نے ان پیشن گوئیوں پر نظر دوڑائی ہے جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے متعلق ہیں اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فعل پر جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی بعثت سے وابستہ ہے۔ غور کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہئے اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہئے۔

حقیقت یہی ہے کہ ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے احمدیت کے لئے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک اسٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہوکر رہیں، تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔ بے شک یہ کام بہت مشکل ہے، مگر اس کے نتائج بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تاکہ احمدیت اس وسیع بیس میں ترقی کرے چنانچہ اس رؤیا میں اس طرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے کہ عارضی طور پر کچھ افتراق ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جلد دور ہوجائے۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہوکر رہیں۔"

(روزنامہ الفضل قادیان ۵/ اپریل ۱۹۴۷ء)

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے یہ اور بات ہے ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہوجائیں۔"

(بیان مرزا محمود خلیفہ ربوہ الفضل ۱۷/ مئی ۱۹۴۷ء)

جماعت احمدیہ تقسیم کی مخالف تھی، لیکن جب مخالفت کے باوجود تقسیم کا اعلان ہوگیا تو احمدیوں نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ایک اور زبردست کوشش کی جس کی وجہ سے گورداسپور کا ضلع جس میں قادیان کا قصبہ واقع تھا پاکستان سے کاٹ کر بھارت میں شامل کردیا گیا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حد بندی کمیشن جن دنوں بھارت اور پاکستان کی حد بندی کی تفصیلات طے کررہا تھا کانگریس اور مسلم لیگ کے نمائندے دونوں اپنے اپنے دعاوی اور دلائل پیش کررہے تھے اس موقع پر جماعت احمدیہ نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے اپنا الگ ایک محضرنامہ پیش کیا اور اپنے لئے کانگریس اور مسلم لیگ دونوں سے الگ موقف اختیار کرتے ہوئے قادیان کو ویٹیکن سٹی قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ اس محضرنامہ میں انہوں نے اپنی تعداد،

باقی ص ۲۶ پر

قسط نمبر ۵

از: محمد طاہر رزاق لاہور

قادیانی قاعدہ

اچھوں کی کمی نہیں غالب
ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں

مرزا طاہر ہاتھ میں تسبیح رکھتا ہے' سر پہ پگڑی باندھتا ہے' منہ میں بیڑا تارہتا ہے' ٹخنوں کے اوپر شلوار پہنتا ہے۔ لمبی داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ تقریر میں کبھی کبھی رونی آواز بھی نکالتا ہے۔ دنیا کے شاید ہی کسی کافر کو اپنا کفر چھپانے کے لئے اتنی محنت کرنا پڑتی ہو۔

لقد رکھے دیکھئے اسیری بلبل کا اہتمام
صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب

مرزا طاہر کو کئی کتابوں کا مصنف کہا جاتا ہے' حالانکہ کتابیں کوئی اور لکھتا ہے' وہ تو صرف کتاب کے ٹائٹل پر اپنا نام لکھتا ہے اور کتاب اس کی ہو جاتی ہے۔ جمعہ کے دن قادیانیوں کے سامنے اسے جو تقریر کرنا ہوتی ہے' وہ دو دن قبل اس کے پاس لکھی لکھائی پہنچ جاتی ہے۔ وہ تقریر یاد کر کے مجمع کے سامنے جھاڑ دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مجمع کی جیبیں جھاڑ لیتا ہے۔

(ظ)۔ ظفر اللہ

سر ظفر اللہ فتنہ قادیانیت کا فتنہ ساز دماغ تھا۔ ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں کو جتنا نقصان ظفر اللہ نے پہنچایا شاید اتنا نقصان مرزا قادیانی نے بھی نہ پہنچایا ہو۔ ظفر اللہ نے اپنے باپ کے ساتھ چار برس کی عمر میں مرزا قادیانی کو دیکھا اور ایسا دیکھا کہ پھر اپنے ایمان کو دیکھتا ہی رہ گیا۔ بھلا اس سے کوئی پوچھتا کہ مرزا قادیانی بھی کوئی دیکھنے والی چیز تھی۔ کتنا بد ذوق تھا تو اے ظفر اللہ! لیکن کیا کیا جائے پسند اپنی اپنی' نصیب اپنا اپنا۔ جوان ہوا تو وکالت کا پیشہ اختیار کیا لیکن ایک ناکام وکیل ثابت ہوا۔ جس دربار سے اس کے آقا مرزا قادیانی کو نبوت ملی تھی اسی دربار نے ظفر اللہ کے سر پر بھی اپنا طلسماتی ہاتھ پھیرا اور اسے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر بنا دیا۔ تقسیم ملک کے موقع پر ایک سازش کے تحت حد بندی کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا موقف پیش کرنے کے لئے ظفر اللہ کو چن لیا گیا اور ظفر اللہ نے اس موقعہ پر وہ ہولناک کھیل کھیلا کہ مسلمانان ہندوستان کے جسموں سے آج بھی اس کے لگائے گئے کاری زخموں سے خون رس رہا ہے۔ ظالم سر ظفر اللہ نے پٹھانکوٹ' بٹالہ اور گورداسپور کی تحصیلیں اپنے فرنگی آقا کے اشارے پر ہندوستان کو دے دیں۔ مسئلہ کشمیر کا بانی بھی سر ظفر اللہ ہے اور آج بھی کشمیری مسلمانوں کے جلتے ہوئے گھروں' لٹتی ہوئی عصمتوں اور مرغزاروں میں پڑے گھبرو جوانوں کی لاشوں کا مجرم ظفر اللہ ہے۔

جب بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے انگریزوں سے عدم تعاون اور ترک موالات کے سلسلہ میں تمام اہل وطن سے اپیل کی کہ وہ انگریزوں کے عطا کردہ خطابات و اعزازات واپس کر دیں تو صرف سر ظفر اللہ ہی وہ واحد شخص تھا جس نے خطاب واپس کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ خطاب شاید اس لئے واپس نہ کیا کہ اگر "سر" کا خطاب واپس کرتا تو اس کا "آقا فرنگی کہتا "سر" کا خطاب تو تم نے واپس کر دیا ہے" ہماری عطا کردہ نبوت بھی واپس کرو۔ ظفر اللہ مرتد سات برس تک اسلام کے نام پر بننے والے ملک پاکستان کا وزیر خارجہ رہا۔ سات سالوں میں اس نے بیرون ممالک پاکستانی سفارت خانے قادیانیت کے اڈے بنا دئے اور قادیانی نوجوانوں کو ملک کے کلیدی عہدوں پر بٹھا دیا۔ اسلام کی تبلیغ کے نام پر قادیانی سرکاری خزانوں سے کروڑوں روپے ہضم کرنے لگے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں حکومت وقت سے ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے۔ لیکن اقتدار کے نشے میں بدمست حکمرانوں نے ظفر اللہ کو تو وزارت خارجہ سے خارج نہ کیا البتہ دس ہزار مسلمانوں کو تحریک ختم نبوت میں شہید کروایا اور دو لاکھ سے زائد مسلمانوں کو زندانوں میں پھینک دیا۔ ۱۹۵۶ء میں ایک بہت بڑا ریلوے تصادم ہوا جس میں بیسیوں مسافر مارے گئے۔ سر ظفر اللہ بھی اسی ٹرین میں سفر کر رہا تھا لیکن وہ محفوظ رہا۔ کسی نے یہ خبر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو سنائی کہ شاہ جی !! اتنے آدمی ٹرین کے حادثہ میں مارے گئے ہیں لیکن سر ظفر اللہ کو کچھ نہیں ہوا۔ مرد قلندر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے منہ سے فوراً نکلا" بھائی! وہ قادیانیت کا انجام دیکھ کر مرے گا۔ فقیر کی بات پوری ہوئی اور سر ظفر اللہ کی زندگی میں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں قادیانیوں کو بحد آئز خان سر ظفر اللہ آئینی طور پر کافر قرار دے دیا گیا۔ سر ظفر اللہ نے ۹۳ برس کی طویل عمر پائی۔ آخری ایام میں وہ بہت سے موذی امراض میں مبتلا رہا اور آخر میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر یہ اسلام دشمن و وطن دشمن ملعون جہنم ہو گیا۔ عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ موت سے کچھ دن قبل ظفر اللہ اپنا پاخانہ خود کھاتا تھا..... کسی گستاخ رسول ﷺ سے ایسا سرزد ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ مرنے سے قبل سر ظفر اللہ نے وصیت کی تھی کہ مرنے کے بعد مجھے قادیان میں میری والدہ (مرتدہ) کے قدموں میں دفن کر دیا جائے۔ لیکن بعد میں کہنے لگا کہ نہیں مجھے ربوہ میں مرزا بشیر الدین کے قدموں میں دفن کر دیا جائے اور یوں جھوٹی نبوت کا فرزند جھوٹی نبوت کے دوسرے گرو کے قدموں میں دفن ہو گیا تاکہ دونوں اپنی آنکھوں سے ایک دوسرے کو جہنم میں جلتا ہوا دیکھ سکیں۔

سر ظفر اللہ نے قائد اعظم کا نماز جنازہ اس لئے نہ پڑھا کہ وہ قائد اعظم کو کافر سمجھتا تھا کیونکہ قائد اعظم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے تھے اور سر ظفر اللہ نے پاکستان کے پہلے وزیر اعظم خان لیاقت علی خان کو راولپنڈی کے لیاقت باغ میں ایک جرمن نژاد کٹر لے پالک قادیانی سے اس لئے گولی مار کر شہید کروا دیا کہ لیاقت علی خان سر ظفر اللہ کی ریشہ دوانیوں سے تنگ آ کر اس جلسے میں اس کو کابینہ سے نکالنے کا اعلان کرنے والے تھے۔

(ع)۔ عبدالکریم

جسم کا موٹا' قد کا چھوٹا' نیت کا کھوٹا' مرزا قادیانی کے اشٹیج کا لوٹا۔ ایک آنکھ نہیں تھی' ایک کان نہیں تھا' ایک بازو نہیں تھا' بے ڈھبے چہرے پر چیچک کے داغ تھے' سر کے ایک طرف کے بال کچھ یوں اڑے ہوئے تھے جیسے جل گئے ہوں' ایک پاؤں کی ہڈی تھوڑی سی ٹیڑھی' نیم وا آنکھیں' جنہیں دیکھ کے پتہ بھی نہیں چلتا تھا کہ سو رہا ہے یا جاگ رہا ہے۔ پیٹ اس انداز سے پھولا ہوا جیسے گرے کو ابھارا جائے۔ اگر یہ نقوش اور خدوخال کسی مصور کو دے دئے جائیں تو جو لاجواب تصویر بنے گی وہ عبدالکریم ہو گا۔ مرزا قادیانی کے عبادت خانے کا امام تھا۔ اس کی شکل اور وجود کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ مرزا قادیانی کے جسم سے نکلنے والی لعنتی شعاعوں کو سب سے زیادہ اس نے اپنے وجود میں جذب کیا ہے۔ سیالکوٹ کا رہنے والا تھا۔ حکیم نورالدین مرتد کی ارتدادی تبلیغ سے مرتد ہوا اور حکیم نورالدین مرتد اس کے ایمان کا قاتل ثابت ہوا جو تبلیغ مقرر تھا۔ جب زیادہ جوش میں آتا تو منہ سے جھاگ اور تھوک کا سلسلہ شروع ہو جاتا جس سے قریبی سامعین خوب مستفید ہوتے۔ جب زیادہ جوش میں آتا تو اپنے "باقی ماندہ" اعضاء کو یوں حرکت دیتا کہ ابھی اڑ کر سامنے والی دیوار پر جا بیٹھے گا۔ مرزا قادیانی پہ یوں فدا تھا جیسے شیطان مرزے پہ فدا تھا۔ اپنے نام نہاد جمعہ کے خطبے میں مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول کہتا اور دجل و فریب کی کالی اور زہریلی زبان سے قرآن و حدیث سے اس کی نبوت ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کرتا۔ ایک دن عبدالکریم کے جسم پر ایک پھوڑا نمودار ہوا۔ بڑا علاج معالجہ کرایا گیا لیکن پھوڑا مرزا قادیانی کی زبان کی طرح بڑھتا ہی گیا اور آخر اس کا پورا وجود پھوڑا بن گیا۔ ڈاکٹروں نے چیر پھاڑ کر کے بدن کاٹ کاٹ کے رکھ دیا۔ مرتد عبدالکریم اور مرزا

قادیانی ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔ اوپر کی منزل پر مرتد عبدالکریم اور نیچے کی منزل میں مرزا قادیانی۔ درد کی شدت سے مرتد عبدالکریم ذبح ہوتے بکرے کی طرح چیخیں مارتا جس سے سارا مکان ہل ہل جاتا۔ اس کا کاٹا پھٹا اور چیرا پھاڑا وجود تڑپ تڑپ کر چارپائی سے نیچے گرتا جسے پھر چارپائی پر رکھ دیا جاتا۔ وہ چیخ چیخ کر مرزا قادیانی کو ملنے کے لئے آوازیں دیتا۔ لوگ مرزا قادیانی سے کہتے کہ تم اس سے مل لو' وہ تمہاری یاد میں روتا ہے۔ مکار مرزا جواب دیتا کہ مجھے اس کی تکلیف کا انتہائی دکھ ہے اور میرا دل اسے ملنے کے لئے تڑپتا ہے لیکن میں اسے نہیں مل سکتا کیونکہ میں ایک کمزور دل کا آدمی ہوں اور مجھ سے اس کی حالت دیکھی نہیں جائے گی۔ درحقیقت مرزا اس سے ملنے صرف اس لئے نہیں جاتا تھا کہ کہیں اس کے قریب جانے سے یہ مہلک بیماری اسے بھی نہ لگ جائے۔ جب مرتد عبدالکریم کی چیخوں کی صدائیں زیادہ ہولناک ہوئیں تو مرزا قادیانی نے اپنا رہائشی کمرہ بدل کر اس کمرے میں رہائش اختیار کرلی جہاں چیخوں کی آواز کم آتی تھی۔ مرتد عبدالکریم مرزا قادیانی کو ملاقات کے لئے پکارتا رہا لیکن مرزا قادیانی اسے ملنے نہ آیا۔ آخر یہ حسرت دل میں لئے وہ تڑپتا تڑپتا جہنم واصل ہوگیا۔ مرزا قادیانی مرے ہوئے عبدالکریم کا چہرہ بھی ڈر کے مارے دیکھنے نہ گیا۔ مرتد عبدالکریم کا جنازہ میدان میں پڑا ہے۔ مرزا قادیانی وہاں آتا ہے۔ مرزے کا ایک مرید کفن سے عبدالکریم کا منہ نکال کر مرزے کو کہتا ہے کہ حضرت صاحب چہرہ دیکھ لیں۔ عیار مرزا قادیانی روتی صورت بنا کر کہتا ہے کہ مجھ سے نہیں دیکھا جاتا۔ آخر جھوٹے نبی کا جھوٹا صحابی' جھوٹی مسجد کا امام' جھوٹے بہشتی مقبرہ میں دفن کردیا جاتا ہے۔ مرتد عبدالکریم وہ پہلا مردہ تھا جو سب سے پہلے قادیانی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوا۔ یعنی قادیانی بہشتی کا مقبرہ کا "بہترین افتتاح" اس "بہترین مردہ" سے کیا گیا۔

(غ)۔ غدار

قادیانی لغت میں یہ لفظ مرزا طاہر کے سوتیلے بھائی مرزا رفیع کے لئے بولا جاتا ہے' جو "حسینہ خلافت" کے عشق میں مرزا طاہر کا نام رقیب ہے۔ خلافت حاصل کرنے کے لئے قادیانیت کے دشت میں بڑی آبلہ پائی کی ہے لیکن ابھی تک ایک پائی کا فائدہ نہیں ہوا۔ خلافت کی نیلم پری پر قبضہ کرنے کے لئے کئی دفعہ مرزا ناصر اور مرزا طاہر پر لپکا' پلٹا اور پھر جھپٹا لیکن جب بھی لپکا' لٹکا دیا گیا' جب بھی پلٹا' پٹخ دیا گیا اور جب بھی جھپٹا' جھپٹ لیا گیا' لیکن اتنی پٹائی اور ٹھکائی ہونے کے باوجود آج بھی میراثی کے اس بچے کی طرح پر امید ہے جو اپنی ماں سے کہتا تھا کہ "اماں' گاؤں کے نمبردار کے مرنے کے بعد میں نمبردار بنوں گا"۔ میرا دوست متین خالد کہتا ہے کہ اب مرزا رفیع نے رائل فیملی کو دھمکی دے دی ہے کہ اگر اب مجھے خلیفہ نہ بنایا گیا تو میں ربوہ کے گول بازار میں نائی کی دکان کھول لوں گا۔ لوگوں کی حجامتیں بناؤں گا' شیو کروں گا' ٹنڈیں کروں گا اور پھر جب کوئی ٹنڈ کرا کے اٹھے گا اور مجھ سے پوچھے گا "خلیفہ جی کتنے پیسے؟" تو میرے سینے میں انتقام کی شعلہ فشاں آگ گلزار ہوجائے گی کہ چلو کوئی زبان تو ایسی ہوئی' کوئی لب تو ایسے ہوئے جس نے مجھے "خلیفہ" کہا۔ دن میں پچاس گاہک آئیں گے اور میں دن میں پچاس دفعہ "خلیفہ" بنوں گا قصر خلافت میں بیٹھ کے نہ سہی گرم حمام میں بیٹھ کے سہی...... ٹنڈیں کرکے سہی...... بغلیں صاف کرکے سہی!!!

فرقان بٹالین

کہتے ہیں کہ کسی ملک کے کھسروں نے اپنی برادری کی ایک ہنگامی اور ملک گیر میٹنگ بلائی۔ جس میں ملک کے ہر گوشے سے کھسرے تشریف لائے۔ میٹنگ کا ایجنڈا صرف یہ تھا کہ حاکم وقت سے مطالبہ کیا جائے کہ فوج میں کھسروں کو بھی نمائندگی دی جائے اور فوج میں ایک "کھسرا بٹالین" قائم کی جائے۔ کھسروں کے سخت احتجاج پر حاکم وقت کو کھسروں کا مطالبہ ماننا پڑا اور فوج میں ایک کھسرا بٹالین قائم کردی گئی۔ کھسرے سارا دن بارکوں میں لٹکتے جھٹکتے پھرتے۔ کبھی گھنگرو بجاتے' کبھی سیٹیاں بجاتے' کبھی تالیاں پیٹتے اور کبھی ایک دوسرے سے شرارتیں کرتے ہنس ہنس کے بے حال ہوجاتے۔ سرکار کا راشن شیرمادر سمجھ کر اڑاتے۔ اتفاق کی بات کہ چند مہینے بعد ہی ہمسایہ ملک سے جنگ چھڑ جاتی ہے۔ کمانڈر انچیف حکم دیتا ہے کہ سب سے پہلی صف میں کھسروں کو کھڑا کیا جائے۔ چنانچہ کھسرے پہلی صف میں کھڑے ہوگئے اور دونوں فوجیں آمنے سامنے آگئیں۔ دشمن کی فوج نے یک لخت مشین گنوں کے فائر کھول دیے۔ فائرنگ کی ہیبت ناک آواز سے سارے کھسرے تھر تھر کانپنے لگے۔ اس خطرناک حالت میں کھسروں کے کمانڈر نے حکم دیا کہ سب کھسرے آنکھیں بند کرکے' کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر الٹے لیٹ جائیں اور کوئی بھی کھسرا اپنی جگہ سے بالکل نہ ہلے۔ دشمن کی فوج نے جب چڑھائی کی تو دیکھا کہ سارے کھسرے آنکھیں بند' کئے کانوں میں انگلیاں ٹھونسے بے حس پڑے ہیں۔ دشمن کی فوج کے کمانڈر نے بے حس لیٹے کھسروں کے کمانڈر کے "چوتڑوں" پر زوردار ٹھڈا مارا۔ کھسروں کے کمانڈر نے آنکھیں کھولیں اور سر اوپر اٹھا کر دشمن کے کمانڈر کو دیکھ کر کہنے لگا "ہائو جی! ایویں شہیداں نوں مار دے او" اور یہ کہہ کر پھر آنکھیں بند کرکے لیٹ گیا۔

جہاد کشمیر میں شرکت کے لئے انہی خصلتوں کی حامل ایک قادیانی بٹالین بنائی گئی' جس کا نام فرقان بٹالین تھا۔ یہ بٹالین فرقان بٹالین نہیں بلکہ شیطان بٹالین تھی۔ اس کا سربراہ مرزا ناصر تھا۔ اس بٹالین کا بانی جنرل گریسی تھا۔ جنرل گریسی نے یہ بٹالین جہاد کشمیر کے لئے نہیں بلکہ کشمیر سے ساری خبریں ہندوستان تک پہنچانے کے لئے بنائی تھی۔ اس جاسوس بٹالین نے کشمیر کے سارے راز ہندوستان پہنچادیے۔ اس بٹالین نے جنگ میں کیا حصہ لینا تھا' اس نے تو مفت کی تنخواہیں وصول کیں اور کشمیر جیسے علاقے میں پکنک کے مزے لوٹے۔ اس بٹالین نے کروڑوں روپے کا اسلحہ چوری کرکے بھارت کے ہاتھوں بیچ دیا۔ جاسوسی کرکے سینکڑوں مسلمانوں کو بھارتی درندوں کے ہاتھوں شہید کروادیا۔ جب مسلمانوں کو اس گہری سازش کا پتہ چلا تو انہوں نے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ آخر مسلمانوں کے پرزور احتجاج پر یہ شیطان بٹالین توڑ دی گئی۔ لیکن ڈھیٹ قادیانیوں نے ۱۹۹۵ء میں شیطان بٹالین میں شامل ہر غدار کو "تمغہ کشمیر" عطا کیا۔ گویا چوروں کے سروں پر پگڑیاں باندھی گئیں اور بھارتی جاسوسوں کی دستار بندی ہوئی۔

(ق)۔ قادیان

ظالم فرنگی نے جہاں ملت اسلامیہ کے قلوب و اذہان سے خاتم النبیین جناب محمد عربی ﷺ کی محبت نکالنے کے لئے قادیان میں جھوٹا نبی پیدا کیا' وہاں اس نے مکہ و مدینہ سے مسلمانوں کی توجہات ہٹانے کے لئے قادیان کو متعارف کرایا۔ قادیان بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کا ایک چھوٹا اور غیر معروف گاؤں تھا۔ قادیان ہی نبی الفرنگ مرزا قادیانی کا مولد' مسکن اور مدفن ٹھہرا۔

جاری ہے

بقیہ۔ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم

اپنے علیحدہ مذہب' اپنے فوجی اور سول ملازمین کی کیفیت اور دوسری تفصیلات درج کیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ احمدیوں کا ونشکن اسٹیٹ مطالبہ تو تسلیم نہ کیا گیا البتہ باؤنڈری کمیشن نے احمدیوں کے میمورنڈم سے یہ فائدہ حاصل کرلیا کہ احمدیوں کو مسلمانوں سے خارج کرکے گورداسپور کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر اس کے اہم ترین علاقے بھارت کے حوالے کردیئے اور اس طرح نہ صرف گورداسپور کا ضلع پاکستان سے گیا بلکہ بھارت کو کشمیر ہڑپ کرلینے کی راہ مل گئی اور کشمیر پاکستان سے کٹ گیا۔

جاری ہے

بقیہ۔ یحییٰ بختیار کے انکشافات

سوال... حمود الرحمٰن کمیشن نے کن چھ افراد پر مقدمہ چلانے کی سفارش کی تھی؟

جواب... آج کل نواز شریف بار بار کہتے ہیں کہ جنہوں نے ملک توڑا ہم ان سے بات چیت نہیں کریں گے۔ بڑی عجیب سی بات ہے۔ ایک تو میاں صاحب بڑے عجیب آدمی ہیں۔ ان کی خوبی یہ ہے کہ کبھی کوئی فائل نہیں پڑھتے۔ کبھی کوئی خط نہیں پڑھتے۔ کبھی کوئی کاغذ نہیں پڑھتے۔ سیکریٹریوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا لکھا ہے اس میں؟ اچھا یہ جواب دے دو۔ میں نے قائد اعظم اکیڈمی پر پوری فائل بھیجی تھی انہیں۔ قائد اعظم اکیڈمی پر جو کراچی میں ہے۔ کیا ہونا چاہئے۔ کیا نہیں ہونا چاہئے۔

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

* USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.

* Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."

* Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.

* Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.

* Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.

* Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.

* Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS
WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan, Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عظیم الشان

عالمی نوعیت

سالانہ ختم نبوت کانفرنس

برمنگھم

بروز اتوار

مورخہ 14 اگست ۱۹۹۴ء بمقام جامع مسجد برمنگھم

۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم

صبح ۹ بجے تا شام بجے

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت

حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند

مہمان خصوصی

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم

مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی ◆ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت

کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دینگے اور انکا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9، 9 ایچ زیڈ یو کے

فون 071-737-8199

KHAT ME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160